رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

تار کا پتہ۔ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴ | ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۳۰ جولائی ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۶

مدینۃ المسیح

دھرمسالہ ۲۸-جولائی- دھرمسالہ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بخیریت پہونچ گئے ہیں۔ راستہ میں موضع کوٹلہ کے نزدیک چٹانوں کے گرنے کی وجہ سے سڑک کے بند ہوجانے کے باعث تین میل پیدل سفر کیا حضور کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت حسب سابق ہے ؛۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور دیگر افراد خاندان خدا تعالےٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں ؛۔

جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے بنگالی بنگال کے تبلیغی دورہ کے بعد واپس آ گئے ہیں ؛۔

گیانی واحد حسین صاحب کی اہلیہ صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور اب زیادہ کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انقلاب زمانہ کو دیکھتے ہوئے دنیا کی کسی چیز پر بھروسہ نہ کرو

میں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے۔ کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے اور ابھی بہت وقت باقی ہے۔ تندرست اپنی تندرستی اور صحت پر ناز نہ کرے۔ اسی طرح اور کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے۔ وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ اللہ تعالےٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔ اس وقت صدق و وفا کے دکھانے کا وقت ہے۔ اور آخری موقعہ دیا گیا ہے۔ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ یہ وہ وقت ہے۔ کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آکر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے۔ جو نوع انسان کو دیا گیا ہے اب اس کے بعد کوئی موقعہ نہ ہوگا۔ بڑا ہی بد قسمت وہ ہے۔ جو اس موقعہ کو کھو دے۔ نرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے۔ بلکہ کوشش کرو۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعائیں مانگو۔ کہ وہ تمہیں صادق بنا دے۔ اس میں کاہلی اور سستی سے کام نہ لو۔ بلکہ مستعد ہو جاؤ۔ اور اس تعلیم پر جو میں پیش کر چکا ہوں۔ عمل کرنے کے لئے کوشش کرو۔ اور اس راہ پر چلو۔ جو میں نے پیش کی ہے عبد اللطیف رضؓ کے نمونہ کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ کہ اس سے کس طرح پر صادقوں اور وفاداروں کی علامتیں ظاہر ہوئی ہیں۔ یہ نمونہ خدا تعالےٰ نے تمہارے لئے پیش کیا ہے۔ ہمیشہ ملتے رہو یہ دنیا چند روزہ ہے۔ ایک دن آتا ہے۔ کہ نہ ہم ہونگے۔ نہ تم۔ اور نہ کوئی اور۔ اور یہ سب جنگل ویرانہ ہوگا۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

ا۔ میرا لڑکا بعارضہ ٹائیفائیڈ فیور سخت بیمار ہے۔ جملہ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اس کی صحت یابی کے لئے دُعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں۔ کہ مولے کریم مجھے ہر مکان شر سے محفوظ رکھے۔ خاکسار محمد حسین خان ضلعدار ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

(۲) مستری شرف الدین صاحب برما سے لکھتے ہیں۔ کہ میں چندہ وصیت کچھ عرصہ سے ادا نہیں کرسکا۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ میری مشکلات دور ہوں۔ اور میں وصیت کا روپیہ جلدی ادا کرسکوں۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

اعلانات نکاح

ا۔ ۱۷ر جولائی عزیزم محمد طفیل ولد گلاب الدین صاحب کا نکاح مسمات غلام فاطمہ بنت بڈھا صاحب ارائیں سے بعوض مبلغ دوصد روپیہ مہر اور (۲) مسمی مولا بخش صاحب ولد شہاب الدین صاحب ارائیں کا نکاح مسمات جنت بی بی بنت گلاب الدین صاحب سے بعوض ڈیڑھ صد روپیہ مہر مولوی عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل نے پڑھا۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ یہ تعلقات جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار غلام محمد پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ چک نمبر ۲۷ الف ضلع تھرپارکر سندھ ؛

دعائے مغفرت

ماریشس کی ایک احمدی بہن نے اپنے ہاتھ سے اردو میں لکھکر حسب ذیل درخواست دعا ارسال کی ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل اردو زبان دور دور پھیل رہی ہے۔

میری محترمہ اور پیاری والدہ مسماۃ زینب کا چند روز ہوتے انتقال ہوگیا۔ مرحومہ مدت مدید سے علیل تھی۔ باوجود ہر قسم کی دعائیں ادویات اور کوششوں کے قضاء الٰہی کے سامنے کچھ پیش نہیں گیا۔ مرحومہ ایک پرانی احمدی تھی اور حتی المقدور محتاجوں اور افلاس زدوں کی مدد کرتی تھی جماعت سے درخواست ہے۔ کہ میری پیاری والدہ کی مغفرت کیلئے دعا فرمائیں اور جنازہ غائب پڑھیں۔ والسلام۔ رابعہ اہلیہ مولوی زین العابدین مولوی فاضل سینٹ پیری ماریشس

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کی کلکتہ میں تشریف آوری

کلکتہ ۲۶ر جولائی (بذریعہ ڈاک) کل صبح پنجاب میل سے آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کامرس اینڈ ریلویز ممبر گورنمنٹ آف انڈیا پٹنہ سے کلکتہ تشریف لائے۔ سٹیشن پر علاوہ احمدیوں کے سر عبدالحلیم غزنوی ایم۔ ایل۔ اے اور خان بہادر ایم اسد اللہ خانصاحب اور دیگر معززین موجود تھے۔ آپ سر عبدالحلیم غزنوی کے ہاں بطور مہمان ٹھہرے۔ اور رات کو آپ مدراس میل سے مدراس روانہ ہوگئے ؛

(نامہ نگار)

حصۂ وصیت اپنی زندگی میں ادا کیا جائے

آجکل صدر انجمن احمدیہ کو مالی مشکلات درپیش ہیں۔ موصی صاحبان اگر اپنی جائیداد کا حصہ یا اس کی قیمت ادا فرمائیں۔ تو اس سے دو فائدے ہونگے۔ ایک تو اپنی زندگی میں جائیداد کا حصہ ادا کرنے والا مطمئن ہوسکتا ہے۔ کہ اب میرے ذمہ بہشتی مقبرہ کا کوئی بقایا نہیں ہے۔ اور میری وصیت کے متعلق کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔ کیونکہ بعض دفعہ ورثا کی طرف سے ادائیگی حصہ وصیت میں دقتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ دوسرے آجکل مالی مشکلات میں روپیہ پہونچنے سے صدر انجمن احمدیہ کی مدد ہوجائے گی۔ اگر دوست اس طرف توجہ فرمائیں۔ تو بہت بہتر ہے۔

حال میں سیالکوٹ کی ایک معمر خاتون نے ۱۰۰/- روپے نقد اپنا حصہ وصیت ادا کرکے نیک مثال پیش کی ہے۔ ان کا نام عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام حسین صاحب اراضی یعقوب سیالکوٹ شہر ہے ؛

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔ قادیان)

وظائف کی درخواستیں دینے والوں کے متعلق اعلان

تمام ان احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ جنہوں نے نظارت تعلیم و تربیت میں وظیفہ کے لئے درخواستیں دی تھیں۔ کہ سال ۳۷-۱۹۳۶ء کے لئے وظائف کا آخری فیصلہ ہوچکا ہے۔ فرداً فرداً اطلاعات بھجوائی جارہی ہیں۔ اب مزید درخواستیں نہیں آنی چاہئیں ؛

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

حضرت امیر المومنین کی خدمت میں خطوط بھیجنے والے احباب کیلئے اطلاع

بعض احباب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خطوط لکھتے وقت یا تو اپنا پتہ بالکل نہیں تحریر فرماتے یا اگر تحریر فرماتے ہیں۔ تو اپنا نام شکستہ حروف میں لکھتے ہیں۔ بعض گاؤں کا نام لکھنا بھول جاتے ہیں بعض ڈاکخانہ کا نام نظر انداز کرجاتے ہیں۔ وعلےٰ ہذا۔ ایسے احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ مہربانی فرماکر اپنا نام و مکمل پتہ خوشخط حروف میں تحریر فرمایا کریں۔ ایسا نہ کرنے سے دفتر کو دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ اور احباب کو بھی جواب نہ ملنے کی شکایت ہوتی ہے۔ امید ہے۔ دوست آئندہ اس طرف خیال رکھیں گے ؛

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی قادیان)

بورڈران تحریک جدید کے سرپرستوں سے گزارش

بورڈران تحریک جدید کے والدین یا سرپرستوں کو بارہا توجہ دلائی جاچکی ہے کہ وہ بورڈران کے بقائے جلد از جلد ادا فرمائیں لیکن ابھی تک بعض اصحاب نے اس کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ امید ہے۔ بقایاجات رخصتوں سے قبل ادا فرماکر ممنون فرمائینگے۔

اس اعلان کے ذریعہ میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ جن لڑکوں کے ذمے بقائے ہیں۔ بورڈنگ تحریک جدید ان کے لئے کرایہ وغیرہ نہ دے سکے گا ؛

(سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید۔ قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ

احمدی بچہ کی لاش کی تدفین میں مزاحمت کرنے کا شرمناک فعل

امرتسر کے احرار نے حال ہی میں ایک معصوم احمدی بچہ کی لاش کی تدفین میں روک ڈالتے ہوئے جو خلافِ انسانیت حرکات کیں۔ ان کے متعلق نہ صرف غیر مسلم حلقوں کی طرف سے بلکہ خود مسلمانوں کے شریف طبقہ کی طرف سے بھی سخت نفرت کا اظہار کیا گیا۔ اور صاف طور پر تسلیم کیا جا رہا ہے۔ کہ احرار کی اس قسم کی حرکات مسلمانوں کو دوسروں کی نظروں میں ذلیل اور رسوا کر رہی ہیں۔ اور وہ شرم و ندامت سے ان کے سامنے سر جھکانے پر مجبور ہیں۔ چنانچہ روزنامہ "انقلاب" (۲۴۔ جولائی) لکھتا ہے:۔

"اب یہ موقعہ نہیں ہے۔ کہ میاں سر فضل حسین کی شان میں دشنام طرازی کر کے احرار اپنے غنڈوں کو خوش کر سکیں سردار سکندر حیات خاں۔ نواب مظفر خاں اور نواب احمد یار خاں کی مخالفت کریں۔ تو کس بنا پر۔ کونسی نئی وجہ پیدا کی جائے جس کی بنا پر ان لوگوں کو گالیاں دی جا سکیں۔ جنہیں وہ اس سے پیشتر ممدوح بنا چکے ہیں۔ آخر احرار نے سوچ بچار کر کے اپنا وہی پرانا طریقہ اختیار کر لیا یعنی مرزائیوں کے خلاف از سر نو علم جہاد بلند کر دیا۔ اور اس جہاد کا طریقہ یہ اختیار کیا۔ کہ ان کے جنازوں کو دفن نہ ہونے دیا جائے۔ امرتسر میں ایک احمدی بچے کی نعش کی جو مٹی پلید کی گئی۔ اس کا حال سُن کر ہر مسلمان دوسری قوموں کے سامنے شرم سے سر جھکا لیتا ہے۔ اور تمام ہندو اخبار اس معاملہ میں مسلمانوں کا مضحکہ اڑا رہے ہیں کوئی کہتا ہے" یہی مساوات اسلام کے لئے باعثِ فخر ہے"۔ کوئی لکھتا ہے:" کیا اسی رواداری کے برتے پر اچھوتوں کو اسلام کی دعوت دی جا رہی ہے"۔ کوئی اچھوتوں کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ "دیکھ لو۔ اسلام میں بھی اچھوت کا سوال موجود ہے۔ مرزائی مسلمانوں کے نزدیک اچھوت ہیں"۔

جس معقول اور سنجیدہ مسلمان سے گفتگو کیجئے۔ وہی کہے گا۔ احرار کا یہ رویہ نہایت مکروہ ہے۔ خاص کر ایک خورد سال کہ جو حدیث شریف کل مولود یولد علیٰ فطرۃ الاسلام کے مطابق خالص مسلمان تھا۔ کسی حالت میں اس سلوک کا مستحق نہ تھا۔ کہ احرار اس کا جنازہ خراب کرتے۔ مسلمان یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات کی رواداری کا یہ عالم تھا۔ کہ آپ نے عیسائیوں کو اپنی مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت دیدی تھی۔ اور احرار ایک کلمہ گو کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی اجازت بھی نہیں دیتے"۔

لیکن جہاں مسلمانوں میں ایسے شرفاء پائے جاتے ہیں۔ جو احرار کی شرمناک حرکات کے خلاف کھلم کھلا نفرت و حقارت کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہاں ایسے ننگ اسلام بھی موجود ہیں۔ جو احرار کے بدسے بدتر فعل کا جواز ثابت کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ایسے لوگ سوائے علماء کے اور کون ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ مُردہ کی توہین بدترین خلائق کا ہی کام ہو سکتا ہے اور مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آسمان کے نیچے سب سے بدترین مخلوق علماء کو ہی قرار دیا ہے۔ چنانچہ صرف "جمعیۃ العلماء ہند کے واحد ترجمان الجمعیۃ" نے اس بات کا بیڑا اٹھایا ہے۔ کہ احرار نے امرتسر میں احمدی بچہ کی لاش کو قبرستان میں دفن کرنے کے متعلق جو مزاحمت کی ہے اس کی تائید اور حمایت کرے۔ اور غیر مسلم اخبارات نے اس واقعہ کے متعلق جو نکتہ چینی کی ہے۔ اس کا جواب دے۔ "الجمعیۃ" اپنے ۲۸۔ جولائی کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"ہم اپنے ناواقف اور غلط اندیش ہندو بھائیوں سے عرض کریں گے۔ کہ اس واقعہ پر نہ تو مسلمانوں کو شرم و ندامت محسوس کرنے کی ضرورت ہے۔ نہ اس سے اسلامی مساوات پر کوئی حرف آ سکتا ہے۔ اسلام کی نظر میں اور علماء حق کے نزدیک مرزائی ختم نبوت جیسے مرکزی عقیدہ سے انحراف کرنے کی بنا پر دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ یعنی وہ مسلمانوں کے سوادِ اعظم کے نزدیک سرے سے مسلمان ہی نہیں ہیں۔ اس لئے ایک ایسے شخص کو جو مسلمان نہ ہو مسلمانوں کے قبرستان میں زبردستی دفن کرنے کی اجازت کیونکر دی جا سکتی ہے"!

ان سطور میں جماعت احمدیہ کا سب سے بڑا جرم "ختم نبوت کے عقیدہ سے انحراف" قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ اس بارہ میں جماعت احمدیہ کا وہی عقیدہ ہے جو کئی ایک ان متقدمین کا ہے۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن ہوئے بلکہ اب بھی مسلمانوں میں بہت بڑا پایہ رکھتے اور بڑے بزرگ سمجھے جاتے ہیں۔ مثلاً حضرت محی الدین ابن عربی۔ حضرت ملا علی قاری۔ مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند۔ حضرت سید ولی اللہ صاحب محدث دہلوی۔ کیا جمعیۃ العلماء دہلی کے کارپرداز ان بزرگوں کے متعلق بھی یہ اعلان کرنے کیلئے تیار ہیں۔ کہ "وہ مسلمانوں کے سوادِ اعظم کے نزدیک سرے سے مسلمان ہی نہیں ہیں"! پھر ان کے انتقال کے وقت تو نہ آج کل کے احرار موجود تھے۔ اور نہ ان کے حامی علماء۔ اس لئے کیا وہ اب ان کی قبروں کو مسلمانوں کے قبرستانوں سے اس لئے علیحدہ کرانے کی جدوجہد کریں گے۔ کہ "ایک ایسے شخص کو جو مسلمان نہ ہو۔ مسلمانوں کے قبرستان میں زبردستی دفن کرنے کی اجازت کیونکر دی جا سکتی ہے"؟ اگر نہیں۔ تو ان کے لئے شرم و ندامت محسوس کرنے کے سوا کیا چارہ رہا ہے؟

پھر ختم نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ نے آج کوئی نیا عقیدہ نہیں بنایا۔ بلکہ شروع سے اس کا یہی عقیدہ ہے۔ اور اسی وقت سے فوت ہونے والے احمدی مسلمان ہونے کی وجہ سے انہی قبرستانوں میں دفن ہوتے رہے ہیں۔ جو مسلمانوں کے لئے مقرر تھے۔ پھر آج اس میں یہ کہتے ہوئے مزاحمت کرنا کہ "یہ چیز اسلامی عقائد پر مبنی ہے۔ جس کا فیصلہ اسلامی قانون کے ماتحت ہوگا"! کہاں کی معقولیت ہے؟۔

علاوہ ازیں کیا ان "علماء حق" نے جن کا ذکر "الجمعیۃ" نے کیا ہے کبھی اس طرف بھی توجہ فرمائی۔ کہ وہ فاسق فاجر لوگوں کا حتیٰ کہ بازار کی عصمت فروش عورتوں کا محض اس لئے خود جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ کہ وہ مسلمان کہلاتی ہیں۔ اور کبھی نہ احرار نے اور نہ ان کے حامی علماء نے ان کی تدفین میں مزاحمت کی ہے لیکن اس کے مقابلہ میں انہیں یہ گوارا نہیں۔ کہ اسلام کی واحد خدمت گزار جماعت احمدیہ کا متقی اور پرہیزگار فرد حتیٰ کہ معصوم بچہ بھی دفن ہونے پائے۔ کیا کوئی عقل و فکر رکھنے والا انسان ایک لمحہ کے لئے بھی اس لغویت کو جائز قرار دے سکتا ہے؟

پھر یہ ثابت شدہ امر ہے۔ کہ مسلمانانِ ہند بیسیوں فرقوں میں منقسم ہیں۔ اور عقائد میں ایک دوسرے سے زمین و آسمان کا اختلاف رکھتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں حتیٰ کہ دوسرے فرقہ کو کافر نہ سمجھنے والے کو بھی کافر کہتے ہیں پھر "الجمعیۃ" کے "علماء حق" کیوں ہر موت پر جو مسلمانوں میں واقعہ ہو۔ جگہ بجگہ ہنگامہ برپا نہیں کراتے رہتے۔ اور کیوں ہر مردہ کی مٹی پلید نہیں کرتے۔

غرض جس پہلو سے بھی دیکھا جائے۔ فوت ہونے والے احمدیوں کے جنازوں کی بے حرمتی اور ان کی تدفین میں مزاحمت نہایت ہی شرمناک فعل ثابت ہوتا ہے۔

مسئلہ خلافت اور مولٰنا ابوالکلام آزاد

ایک واجب الاطاعت امام اور خلیفہ کی ضرورت کا انتہائی صفائی کے ساتھ اقرار

مسلمانوں کی تباہی کا ایک بہت بڑا سبب

مسلمانوں کی تباہی و بربادی کے اسباب میں سے ایک بہت بڑا سبب وہ بدنظمی پراگندگی تشتت اور انتشار ہے۔ جو بلائے بے درماں کی طرح ان کے سروں پر مسلط ہے۔ اور جس سے رہائی کے لئے وہ جتنے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ اتنا ہی زیادہ اور الجھنوں میں گرفتار ہوتے جاتے ہیں۔ وہ اپنے اندر وحدت اور اتحاد پیدا کرنے کیلئے کمیٹیاں بناتے کانفرنسیں منعقد کرتے اور گلے پھاڑ پھاڑ کر تقریریں کرتے ہیں۔ مگر چونکہ یہ تمام تدابیر ارضی ہیں۔ اور انسانی دماغ کی کدوکاوش اس کے پس پردہ کام کر رہی ہے۔ اس لئے چند دنوں کے شوروغوغا کے بعد پھر خوابِ غفلت میں مبتلا ہو جاتے۔ بلکہ آپس میں دست و گریباں ہونا شروع کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج کروڑوں کی تعداد میں ہونے کے باوجود وہ ہر جگہ ذلیل و خوار ہیں۔ نہ ان کی جمعیت میں اثر ہے۔ نہ ان کی آواز میں تاثیر۔ کبھی وہ زمانہ تھا۔ کہ عرب کے چند بادیہ نشین محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض تربیت سے مستفیض ہو کر دنیا کی قوموں اور سلطنتوں پر چھا گئے۔ لیکن آج مسلمانوں کی جو چند حکومتیں ہیں۔ وہ بھی اپنے نظم و نسق کو اغیار کے لئے قابلِ ستائش نہیں بنا سکیں۔ کجا یہ کہ عام مسلمانوں میں تنظیم و اتحاد ہوتا۔

خلافت و امامت کی اہمیت

اس پراگندگی اور تفرقہ کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے اس سنہری اصل کو پس پشت ڈال رکھا ہے جس کی اتباع نے انہیں دنیا میں عزت و رفعت سے ہمکنار کیا۔ اور جس اصل کی برکت کی وجہ سے بھیڑوں اور بکریوں کے چرواہے قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کے مالک بن گئے۔ وہ اصل جیسا کہ قرآن کریم بتاتا ہے۔ خلافت و امامت کی اتباع کا ہے یعنی اسلام مسلمانوں کا فرض قرار دیتا ہے۔ کہ وہ اس خلیفہ اور امام کی کامل اتباع کریں۔ جسے اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی بہبودی کے لئے اللہ تعالےٰ نے کھڑا کرے۔ اور اس کے احکام سے سرِ مو انحراف بھی جائز قرار نہ دیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم میں جہاں ایک طرف خلفاء کے قائم کرنے کا وعدہ فرماتا ہے۔ وہاں فمن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفٰسقون فرما کر مسلمانوں کو ڈراتا اور اعلان کرتا ہے۔ کہ جس نے کسی ایک خلیفہ کا بھی انکار کیا۔ وہ فاسق ہو گیا۔ انکارِ خلافت کے متعلق اللہ تعالےٰ کی یہ تہدید درحقیقت یہ بتانے کے لئے ہے۔ کہ مسلمانوں کی ترقی خلفاء کی ذات کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور اگر وہ اس نعمت کو ٹھکرا دیں گے۔ تو فاسق قرار دیئے جائینگے۔ اور برکات اور نعمتیں ان سے چھین لی جائیں گی۔

خلافتِ راشدہ کی برکات

اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کی صداقت کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں جب تک خلافتِ راشدہ کا سلسلہ جاری رہا۔ وہ ترقی کی دوڑ میں ہر قوم سے آگے رہے۔ لیکن جب خلافتِ راشدہ کا سلسلہ مسلمانوں کی بدقسمتی سے منقطع ہو گیا۔ اور خلافت کی بجائے ملوکیت نے ان پر قبضہ کر لیا۔ تو ان کی ترقی کی رفتار بھی کم ہونی شروع ہو گئی یہاں تک کہ ان کا ترقی کرنا بالکل رک گیا۔ اور پھر آہستہ آہستہ انحطاط اور زوال ہونے لگا۔ اور اب تو انحطاط اور زوال اس حد تک پہونچ چکا ہے۔ کہ کوئی دردمند اس پر آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔

غرض خلافت ایک روحانی حبل ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے پراگندہ اجزاء کو متحد رکھنے کے لئے تجویز کیا۔ اگر قوم اس کی قدر کرے۔ تو اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس نعمت کے سلسلہ کو لمبا کر دیتا ہے۔ لیکن اگر کفرانِ نعمت کرے تو یہ آسمانی نعمت اٹھالی جاتی ہے۔ اور زمین اس نعمت کی برکات سے محروم کر دی جاتی ہے۔ پس مسلمانوں کے انحطاط و زوال کا ایک بہت بڑا سبب یہ ہے کہ چونکہ انہوں نے ایک ہاتھ پہ متحد رہنا۔ ایک امام کی آواز پر چلنا اور ایک خلیفہ کی اسی طرح اتباع کرنا جس طرح نبض حرکتِ قلب کی اتباع کرتی ہے۔ چھوڑ دیا۔ اور وہ پراگندہ دل اور پراگندہ دماغ ہو گئے۔ اس لئے وہ دنیا میں ذلیل ہو گئے۔ اور کروڑوں کی تعداد میں ہونے کے باوجود اغیار کے جور و ستم کا تختہ مشق بن گئے۔

مسلمانوں کی ترقی کا ایک ہی ذریعہ

اب مسلمانوں کی ترقی کی ایک ہی سبیل ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ ایک واجب الاطاعت امام اور خلیفہ کے ہاتھ میں اپنے ہاتھ دیں اور اس کی اسی طرح اتباع کریں جس طرح صحابہؓ نے آج سے قریباً تیرہ سو سال پہلے خلفاء اربعہ کی اطاعت کی۔ یا جس طرح جماعت احمدیہ آج اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک ہاتھ پر جمع ہے۔ اور اس کے ہر اشارہ پر اپنی جانیں اور اپنے اموال قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور یہ ہم ہی نہیں کہتے۔ مولانا ابوالکلام آزاد جو مسلمانوں کے چوٹی کے لیڈر بلکہ مذہبی راہنما سمجھے جاتے ہیں۔ وہ اپنی کتب میں یہی کہہ چکے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنی تصنیف "مسئلہ خلافت و جزیرۂ عرب" میں اس مسئلہ پر مبسوط بحث کرتے اور خلافت کی ضرورت و اہمیت بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:-

نوعِ انسانی کا جسمانی و معنوی بقا قانونِ مرکزیت پر منحصر ہے

"کائنات کے ہر حصہ اور ہر گوشہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اللہ کی قدرت و سنت ایک خاص نظام پر کار فرما ہے۔ جس کو "قانونِ مرکزیت" یا قانونِ دوائر سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ یعنی قدرت نے خلقت و نظامِ خلقت کے بقاء و قیام کے لئے ہر جگہ اور ہر شاخ وجود میں یہ صورت اختیار کر رکھی ہے۔ کہ کوئی ایک وجود تو بمنزلہ نقطہ مرکز کے ہوتا ہے۔ اور بقیہ اجسام ایک دائرہ کی شکل میں اس کے چاروں طرف وجود پاتے ہیں۔ اور پورے دائرہ کی زندگی اور بقا صرف اس مرکزی وجود کی زندگی اور بقا پر موقوف ہوتی ہے۔ اگر ایک چشم زدن کے لئے بھی دائرہ کے اجسام اپنے مرکز سے الگ ہو جائیں۔ یا مرکز کی اطاعت و انقیاد سے باہر ہو جائیں۔ تو سارا نظامِ ہستی درہم برہم ہو جائے۔ اور دائرہ کی اکیلی ہستیاں مرکز سے الگ رہ کر کبھی قائم و باقی نہ رہ سکیں۔ مرکز سے مفارقت اور تخلف کے ساتھ ہی فنا و ہلاکت ان پر طاری ہو جائے۔ یہی وہ حقیقت ہے۔ جس کو بعض اصحاب اشارات و کشف نے یوں تعبیر کیا۔ کہ "الحقیقۃ کالکرۃ"۔ یہ قانونِ مرکزیت و دوائر نظامِ ہستی کے ہر جز اور ہر حصہ میں صاف صاف دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ نظامِ شمسی جو ہمارے اوپر ہے۔ ستاروں کی یہ گنجان آبادی۔ کروں کا یہ صحرائے بے کنار زندگی اور حرکت کا یہ محیر العقول طلسم کیا ہے۔ کس نظام پر یہ پورا کارخانہ چل رہا ہے۔ اسی قانونِ مرکزیت پر۔ متحرک سیاروں کے حلقے اور دائرے ہیں اور ہر دائرہ کا نقطہ حیات و بقا سورج کا مرکزی نقطہ ہے۔ تمام ستارے اپنے اپنے کعبہ مرکز کا طواف کر رہے ہیں۔ اور ہر دائرہ کی ساری زندگی اور بقا صرف مرکزِ شمسی کی اطاعت و انقیاد پر موقوف ہے۔ ذٰلک تقدیر العزیز العلیم۔ خود ہماری زمین بھی ایک ایسے ہی دائرہ کی ایک کڑی ہے۔ اور شب و روز اپنے مرکز کے طواف و انقیاد میں مشغول ہے۔ ہر ستارے کے طواف و دوران کے لئے حکمتِ الٰہی نے ایک خاص راہ اور ایک خاص زمانہ قرار دیدیا ہے۔ اور وہ اس سے باہر نہیں جا سکتا .... قانونِ مرکزیت کا یہ پہلا اور بلند ترین نظارہ تھا۔

اب اس کے بعد جس قدر نیچے اُترتے جائیں گے۔ اور بلند سے بلند گوشوں سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے گوشوں تک نظر ڈالیں گے۔ ہر جگہ زندگی اور بقا اسی قانون سے وابستہ نظر آئے گی۔

عالم نباتات میں درخت کو دیکھو۔ اس کی ایک مجتمعہ وحدت کتنی وسیع کثرت سے مرکب ہے۔ ڈالیاں ہیں، شاخیں ہیں پتے ہیں، پھول ہیں۔ لیکن سب کی زندگی ایک ہی مرکز یعنی جڑ سے وابستہ ہے۔ جڑ سے جہاں کوئی شاخ الگ ہوئی۔ موت و فنا اس پر طاری ہو گئی۔ آفاق کو چھوڑ کر عالم النفس کی طرف آؤ۔ اور خود اپنے وجود کو دیکھو۔ جس کے دیکھنے کے لئے نظر اٹھانے کی بھی ضرورت نہیں۔ تمہارا وجود کتنے مختلف ظاہری و باطنی اعضاء سے مرکب ہے۔ جسموں اور وجودوں کی ایک پوری بستی ہے۔ جو تم میں آباد ہے۔ ہر جسم کا فعل ہے۔ اور ایک خاصہ۔ لیکن دیکھو یہ ساری آبادی کس طرح ایک ہی مرکز کے آگے سربسجود ہے۔ سب کی حیات کا مرکز صرف قلب ہے۔ اس سے الگ رہ کر ایک عضو بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اذا صلحت صلحت کلھا واذا فسدت فسدت کلھا۔ اسلام فی الحقیقت سنت اللہ۔ اور فطرت اللہ ہی کا دوسرا نام ہے۔ اگر نوع انسانی کی سعادت و ارتقاء کے لئے قانونِ اسلام اسی فاطر السمٰوٰت والارض کا بنایا ہوا ہے جس نے تمام کائنات کی زندگی کے لئے ایک خاص نظام بنایا تو ضرور ہے کہ دونوں میں اختلاف نہ ہو۔ بلکہ پہلا قانون پچھلے قانونِ عام کا ایک ایسا قدرتی جزء نظر آئے۔ جیسے کسی زنجیر کی ایک کڑی پس اسلام کا نظام شرعی بھی ٹھیک ٹھیک اسی قانونِ مرکزیت پر قائم ہوا۔ قرآن نے یہ حقیقت جابجا واضح کی ہے۔ کہ جس طرح اجسام و اشیاء کی زندگی اپنے اپنے مراکز سے وابستہ ہے۔ اسی طرح نوع انسانی اور اس کی جماعت و افراد کا جسمانی و معنوی بقاء بھی قانونِ مرکزیت پر منحصر ہے۔ جس طرح ستاروں کی زندگی اور حرکت کا مرکز و محور سورج کا وجود ہے۔ اسی طرح نوع انسانی کا بھی مرکز

سعادت انبیائے کرام کا وجود ہے۔ پس ان کی اطاعت و انقیاد۔ بقاء و حیات کے لئے ناگزیر ٹھہری۔ . . . .

. . . . پھر قوم و ملت کے بقا کے لئے ہر طرح کے دائرے اور ہر طرح کے مرکز قرار دیئے۔ اعتقاد میں اصلی مرکز عقیدۂ توحید کو ٹھہرایا۔ جس کے گرد تمام عقائد کا دائرہ قائم ہے . . . .

. . . عبادات میں صلوٰۃ مرکز قرار پایا۔ جس کے ترک کے بعد تمام دائرۂ اعمال منہدم ہو جاتا ہے۔ فمن اقامھا اقام الدین ومن ترکھا فقد ھدم الدین

. . . . اسی طرح تمام قوموں اور ملکوں کا ارضی مرکز سعادت۔ وادیٔ حجاز کا کعبۃ اللہ قرار پایا۔ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس۔ اور چونکہ یہ مرکز ٹھہرا۔ اس لئے تمام دائرہ کا رُخ اسی طرف ہوا۔ خواہ دُنیا کی کسی جہت میں مسلمان ہوں۔ لیکن ان کا مونہہ اسی طرف ہونا چاہیئے۔ وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ پھر جس طرح شخصی اور اعتقادی و عملی زندگی کے لئے مراکز قرار پائے۔ ضرور تھا۔ کہ جماعتی۔ اور ملی زندگی کے بقا کے لئے بھی ایک مرکزی وجود قرار پاتا۔ لہٰذا وُہ مرکز بھی قرار دیدیا گیا۔ تمام امت کو اس مرکز کے گرد بطور دائرہ کے ٹھہرایا۔ اس کی معیت۔ اس کی رفاقت۔ اس کی اطاعت۔ اس کی حرکت پر حرکت۔ اس کے سکون پر سکون اس کی طلب پر لبیک۔ اس کی دعوت پر انفاق جان و مال ہر مسلمان کے لئے فرض کر دیا گیا۔ ایسا فرض جس کے بغیر وُہ جاہلیت کی ظلمت سے نکل کر اسلامی زندگی کی روشنی میں آ نہیں سکتا۔ اسلام کی اصطلاح میں اسی قومی مرکز کا نام خلیفہ اور امام ہے اور جب تک یہ مرکز اپنی جگہ سے نہیں ہلتا ہے۔ یعنی کتاب و سُنت کے مطابق اس کا حکم ہے ہر مسلمان پر اس کی اطاعت و اعانت اسی طرح فرض ہے جس

طرح خود اللہ اور اس کے رسُول کی؟" (صفحہ ۲۳ تا ۲۶)

خلیفۂ وقت کی اطاعت سے انحراف کرنے والے کے متعلق وعید

مولانا آزاد نے ان سطور میں خلافت کی ضرورت نہایت لطیف طریق پر ثابت کرتے ہوئے خلیفۂ وقت کی معیت اس کی رفاقت۔ اس کی اطاعت۔ اس کی حرکت پر حرکت۔ اس کے سکون پر سکون اس کی طلب پر لبیک۔ اور اس کی دعوت پر انفاق جان و مال کو ضروری قرار دیا ہے۔ یہاں تک کہ آپ کے نزدیک خلیفۂ وقت کی اطاعت اسی طرح مسلمانوں پر فرض ہے۔ جس طرح خدا اور اس کے رسُول کی۔ لیکن آپ نے یہیں تک بس نہیں کی۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی احادیث سے خلفاء کی ضرورت ثابت کرتے ہوئے خلیفہ کی اطاعت سے مونہہ موڑنے والے کو دوزخی قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں ہے من خلع یداً من طاعۃ۔ لقی اللہ یوم القیامۃ ولا حجۃ لہ ومن مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃً۔ جس نے خلیفہ کی اطاعت سے ہاتھ کھینچا۔ یعنی اطاعت نہ کی۔ تو قیامت کے دن وُہ اللہ کے سامنے حاضر ہوگا۔ اور اس کے لئے کوئی بچاؤ نہ ہوگا۔ اور جو مسلمان دُنیا سے اس حال میں گیا۔ کہ خلیفہ کی بیعت و اطاعت کے حلقہ سے اس کی گردن خالی ہوئی۔ تو یقین کرو۔ کہ اس کی موت جاہلیت کی موت ہوئی۔ من فارق الجماعۃ شبراً فکانما خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ (ترمذی) جو جماعت میں سے باہر ہوا۔ تو گویا وُہ اسلام کی پابندی سے باہر ہو گیا۔ ایک روایت میں ہے دخل النار۔ یعنی جو خلیفہ کی اطاعت سے باہر ہوا۔ اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے" (صفحہ ۳۱ و ۳۲)

شاخوں کی شادابی جڑ پر موقوف ہے

اس کے بعد آپ مسلمانوں کے لئے ایک مرکز کی اہمیت بعض مثالوں سے واضح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"شاخوں کی شادابی جڑ پر موقوف ہے درختوں کی جڑ اگر سلامت ہے۔ تو شاخوں اور پتوں کے مرجھا جانے سے باغ اجڑ نہیں سکتا۔ دس ٹہنیاں کاٹ دی جائیں گی تو بیس نئی نکل آئیں گی۔ اسی طرح قوم کا مرکز اگر محفوظ ہے۔ تو اس کے بکھرے ہوئے ٹکڑوں کی بربادی سے قوم نہیں مٹ سکتی۔ سارے ٹکڑے مٹ جائیں۔ مگر مرکز باقی ہے۔ تو پھر نئی نئی شاخیں پھوٹیں گی۔ اور نئی نئی زندگیاں بسیں گی۔ پس جس طرح مسلمانوں کے اجتماعی دائرہ کے لئے خلیفہ و امام کے وجود کو مرکز ٹھہرایا۔ اسی طرح ان کی ارضی وسعت و انتشار کے لئے عبادت کدۂ ابراہیمی کا کعبۃ اللہ اس کی سرزمین حجاز اور اس کا ملک جزیرۂ عرب مرکز قرار پایا؟" (صفحہ ۱۲)

زکوٰۃ کی ادائیگی کیلئے خلیفہ کی ضرورت

پھر مسلمانوں کے لئے ایک خلیفہ کی موجودگی آپ اس قدر ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ آپ کے نزدیک زکوٰۃ کی ادائیگی بھی اس وقت تک صحیح معنوں میں نہیں ہو سکتی۔ جب تک ایک امام اور خلیفہ موجود نہ ہو۔ چنانچہ ارقام فرماتے ہیں:۔

"شریعت نے نہ صرف قومی زندگی کے لئے جماعت کی پابندی بنیادِ حیات قرار دی۔ بلکہ احکام و اعمال کے ہر گوشے اور ہر شاخ میں بھی یہی اجتماعی و اتصالی حیثیت بطور اصل و اساس کے رکھی گئی نماز کی جماعت خمسہ اور جمعہ و عیدین کا حال ظاہر ہے۔ حج بجز اجتماع کے اور کچھ نہیں۔ زکوٰۃ کی بنیاد ہی اجتماعی زندگی کا قیام اور ہر فرد کے مال و اندوختہ میں جماعت کا ایک حصہ قرار دے دینا ہے۔ علاوہ بریں اس کی ادائیگی کا نظام بھی انفرادی حیثیت سے نہیں رکھا گیا۔ بلکہ جماعتی حیثیت سے۔ یعنی ہر فرد کو اپنی زکوٰۃ خود خرچ کر دینے کا اختیار نہیں دیا گیا۔ جیسا کہ بدقسمتی سے آج مسلمان کر رہے ہیں۔

اور جو صریح غیر شرعی طریقہ ہے۔ بلکہ مصارف زکوٰۃ متعین کرکے حکم دیا گیا۔ کہ ہر شخص اپنی زکوٰۃ کی رقم امام و خلیفہ وقت کے سپرد کردے۔ پس اس کے خرچ کی بھی اصلی صورت جماعتی ہے۔ نہ کہ انفرادی۔ یہ امام کا کام ہے۔ کہ اس کا مصرف تجویز کرے۔ اور مصارف منصوصہ میں سے جس کام میں زیادہ ضرورت دیکھے خرچ کرے" (صـ۱۲۸)

خلافت کے متعلق اسلام کا قانون شرعی

پھر آپ خلافت کے متعلق اسلام کے قانون شرعی کا ان الفاظ میں ذکر کرتے ہیں کہ

"اسلام کا قانون شرعی یہ ہے۔ کہ ہر زمانہ میں مسلمانوں کا ایک خلیفہ و امام ہونا چاہیئے۔ . . . . . اس کی اطاعت و اعانت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور مثل اطاعت خدا و رسول کے ہے تاوقتیکہ اس سے کفر بواح (صریح) ظاہر نہ ہو۔ جو مسلمان اس کی اطاعت سے باہر ہوا۔ وہ اسلامی جماعت سے باہر ہو گیا۔ جس مسلمان نے اس کے مقابلہ میں لڑائی کی۔ یا لڑنے والوں کی مدد کی۔ اس نے اللہ اور اس کے رسول کے مقابلہ میں تلوار کھینچی۔ وہ جماعت اسلام سے باہر ہو گیا۔ اگرچہ نماز پڑھتا ہو روزہ رکھتا ہو۔ اور اپنے تئیں مسلم سمجھتا ہو" (صـ۱۳۲) اسی طرح لکھتے ہیں:۔

"شریعت نے مسلمانوں کے لئے جہاں انفرادی زندگی کے اعمال مقرر کر دیئے ہیں وہاں ان کے لئے ایک اجتماعی نظام بھی قرار دے دیا ہے۔ وہ کہتی ہے۔ کہ زندگی اجتماع کا نام ہے۔ افراد و اشخاص کوئی شئے نہیں۔ جب کوئی قوم اس نظام کو ترک کر دیتی ہے۔ تو گو اس کے افراد فرداً فرداً کتنے ہی شخصی اعمال و طاعات میں سرگرم ہوں۔ لیکن یہ سرگرمیاں اس بارے میں کچھ سود مند نہیں ہو سکتیں اور قوم جماعتی معصیت میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ قرآن و سنت نے بتلایا ہے۔ کہ شخصی زندگی کے معاصی کسی قوم کو یکایک برباد نہیں کر دیتے۔ اشخاص کی معصیت کا زہر آہستہ آہستہ کام کرتا ہے لیکن جماعتی زندگی کی معصیت کا تخم (یعنی نظام جماعتی کا نہ ہونا) ایسا تخم ہلاکت ہے جو فوراً بربادی کا پھل لاتا ہے۔ اور پوری قوم تباہ ہو جاتی ہے۔ شخصی اعمال کی اصلاح و درستگی بھی نظام اجتماعی کے قیام پر موقوف ہے۔ مسلمانان ہند جماعتی زندگی کی معصیت میں مبتلا ہیں۔ اور جب جماعتی معصیت سب پر چھا گئی ہے۔ تو افراد کی اصلاح کیونکر ہو سکتی ہے۔ کتاب و سنت نے جماعتی زندگی کے تین رکن بتلائے ہیں۔

تمام لوگ کسی ایک صاحب علم و عمل مسلمان پر جمع ہو جائیں۔

وہ جو کچھ تعلیم دے۔ ایمان و صداقت کے ساتھ قبول کریں۔

قرآن و سنت کے ماتحت اس کے جو کچھ احکام ہوں۔ ان کی بلاچون و چرا تعمیل و اطاعت کریں۔

سب کی زبانیں گونگی ہوں صرف اسی کی زبان گویا ہو۔ سب کے دماغ بیکار ہو جائیں۔ صرف اسی کا دماغ کارفرما ہو۔ لوگوں کے پاس نہ زبان ہو نہ دماغ صرف دل ہو۔ جو قبول کرے۔ صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو ایک بھیڑ ہے۔ ایک انبوہ ہے جانوروں کا ایک جنگل ہے۔ کنکر پتھر کا ایک ڈھیر ہے۔ مگر نہ تو "جماعت" ہے۔ نہ امت نہ قوم نہ اجتماع۔ اینٹیں ہیں۔ مگر دیوار نہیں۔ کنکر ہیں۔ مگر پہاڑ نہیں۔ قطرے ہیں۔ مگر دریا نہیں۔ کڑیاں ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کر دی جا سکتی ہیں۔ مگر زنجیر نہیں ہیں۔ جو بڑے بڑے جہازوں کو گرفتار کر سکتی ہے" (صـ۱۴۷ و ۱۴۸)

مسلمانوں کو مولانا آزاد کی نصیحت

مولانا نے مندرجہ بالا اقتباسات میں جو کچھ ارشاد فرمایا۔ وہ بالکل بجا اور درست ہے۔ اسی طرح آپ کی یہ نصیحت بھی اس قابل ہے۔ کہ اسے گوش ہوش سے سنا جائے کہ مسلمان اپنی جماعتی زندگی کی اس معصیت سے باز آ جائیں۔ جس میں ایک عرصہ سے مبتلا ہیں۔ اور جس کی وجہ سے فوز و فلاح کے تمام دروازے ان پر بند ہو گئے ہیں۔ "جماعتی زندگی کی معصیت" سے مقصود یہ ہے۔ کہ ان میں ایک جماعت بن کر رہنے کا شرعی نظام مفقود ہو گیا ہے۔ وہ بالکل اس گلے کی طرح ہیں جس کا انبوہ جنگل کی جھاڑیوں میں منتشر ہو کر گم ہو گیا ہو۔ وہ بسا اوقات یکجا اکٹھے ہو کر اپنی جماعتی قوت کی نمائش کرنا چاہتے ہیں۔ کمیٹیاں بناتے ہیں۔ کانفرنسیں منعقد کرتے رہیں۔ لیکن یہ تمام اجتماعی نمائشیں شریعت کی نظروں میں بھیڑ اور انبوہ کا حکم رکھتی ہیں۔ جماعت کا حکم نہیں رکھتیں۔ بھیڑ اور جماعت میں فرق ہے پہلی چیز بازاروں میں نظر آتی ہے۔ جب کوئی تماشہ ہو رہا ہو۔ دوسری چیز جمعہ کے دن مسجدوں میں دیکھی جا سکتی ہے جب ہزاروں انسانوں کی منظم و مرتب صفیں ایک مقصد ایک جہت ایک حالت اور ایک ہی کے پیچھے مجتمع ہوتی ہیں" (صـ۱۴۷)

تلاشِ امام

مولانا آزاد کے یہ قیمتی افکار اس قابل ہیں۔ کہ مسلمان انہیں اپنے دل میں جگہ دیں کیونکہ ان کی پراگندگی اور تشتت کا اگر کوئی علاج ہے تو خلافت۔ اور ان کی ترقی کا اگر کوئی ذریعہ ہے۔ تو یہی۔ کہ وہ پراگندہ بھیڑوں کی طرح رہنے کی بجائے ایک تنظیم میں منسلک ہو کر کسی واجب الاطاعت امام کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیں۔ جیسا کہ مولانا آزاد بھی فرماتے ہیں

"اب بھی اگر کام ہے۔ تو یہی کام ہے۔ اور غم ہونا چاہیئے۔ تو اسی کا۔ سچے کام کے کرنے میں کتنی ہی دیر ہو جائے مگر جب کبھی کیا جائے۔ سچائی ہے۔ اس کے لئے نہ تو کوئی وقت ناموافق ہے نہ کوئی جگہ مخالف۔ اس کے کرنے میں جس قدر دیر کی جائے گی۔ معصیت اور ہلاکی ہے۔ لیکن جب کبھی بھی کر دیا جائے سچائی اور نیکی ہے۔ اور اس کا ثمرہ زندگی اور کامرانی" (صـ۱۴۹)

خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کی طرف آؤ

مولانا آزاد کے ان خیالات کو جو مسئلہ خلافت کے متعلق انہوں نے ظاہر فرمائے ہیں۔ اور جو ان کی تصنیف "مسئلہ خلافت و جزیرۂ عرب" سے ماخوذ ہیں پیش کرنے کے بعد جہاں ہم تمام مسلمانوں کو ان کی طرف بزور متوجہ کرتے ہیں۔ اور درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ان حقائق پر غور فرمائیں وہاں ہم یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتے۔ کہ کوئی مصنوعی امام اور خلیفہ ان کا چارہ گر نہیں بن سکتا۔ یہ بات بالکل جھوٹ باطل اور دور از حقیقت ہے۔ کہ کوئی انسانوں کا بنایا ہوا امام مسلمانوں کو بام ترقی پر پہنچا سکتا ہے۔ وہی خلیفہ اور وہی امام مسلمانوں کے لئے واجب الاطاعت ہو سکتا ہے۔ اور وہی انہیں قرون اولےٰ کے مسلمانوں کی طرح ترقی دے سکتا ہے۔ جس کی خلافت آیت قرآنی لیستخلفنھم کے ماتحت ہو۔ جو آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے خدا کا قائم کردہ خلیفہ ہو۔ جو نائب ہو۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا۔ اور جو بروز ہو سرور کائنات علیہ التحیۃ والسلام کا۔ اور یقیناً اس قسم کا خلیفۃ اللہ آج روئے زمین پر بجز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی نہیں۔ جن کے بعد منہاج نبوت پر خلافت کا سلسلہ قائم ہوا۔ اور جن کے قائم کردہ سلسلہ کے موجودہ امام بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے فرزند گرامی امیرالمومنین حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب ہیں۔ جن کی قیادت میں آج جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اگر مسلمان اس اولوالعزم انسان کی خلافت کے جھنڈے تلے آ جائیں۔ تو ان کا ترقی کر جانا کوئی مشکل امر نہیں۔ لیکن افسوس اے مسلمانو! کہ تم بالفاظ مولانا آزاد "حقیق اور سچی بات کہنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ تم نمائش کے پجاری شور و ہنگامہ کے بندے اور وقتی جذبات و انفعال و ہیجان کی مخلوق ہو۔ تم میں نہ امتیاز ہے نہ نظر۔ نہ تم جانتے ہو۔ نہ پہچانتے ہو۔ . . . . نہ تمہارے پاس دماغ ہے نہ دل۔ وساوس ہیں۔ جن کو تم افکار سمجھتے ہو۔ خطرات ہیں جن کو تم عزائم کہتے ہو" (صـ۱۵۳)

اس لئے تم جماعت احمدیہ میں داخل ہونے سے ہچکچاتے ہو۔ لیکن حق بات یہی ہے۔ کہ آج جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور اس کے واجب الاطاعت امام کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے بغیر مسلمانوں کا ترقی کرنا بالکل محال ہے*

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ بعثت کی

تمام علامات پوری ہوگئیں

حضرت مسیح علیہ السلام اپنی آمدِ ثانی کے وقت اور اس زمانہ کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھائی کرے گی۔ اور بڑے بڑے بھونچال آئیں گے۔ اور جا بجا کال اور مری پڑے گی۔ اور آسمان پر بڑی بڑی دہشت ناک باتیں اور نشانیاں ظاہر ہوں گی" (لوقا باب ۲۱ آئت ۱۱) "آسمان پر بڑی بڑی دہشت ناک باتیں اور نشانیاں ظاہر ہوں گی۔" کی تشریح کرتے ہوئے اسی باب کی آئت ۲۴ میں فرماتے ہیں۔

"اور سورج اور چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہونگے۔" پھر فرماتے ہیں۔ "انجیر کے درخت اور سب درختوں کو دیکھو جونہی ان میں کونپلیں نکلتی ہیں۔ تم دیکھ کر آپ ہی جان لیتے ہو کہ اب گرمی نزدیک ہے۔ اسی طرح جب تم ان باتوں کو ہوتے دیکھو تو جان لو کہ خدا کی بادشاہت نزدیک ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جبتک یہ سب باتیں نہ ہولیں یہ نسل ہرگز تمام نہ ہوگی۔ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔ پس خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے دل خمار اور نشہ بازی اور اس زندگی کے فکروں سے سست ہو جائیں اور وہ دن تم پر پھندے کی طرح ناگہاں آپڑے۔" (آئت ۲۹ تا ۳۵)

متی باب ۲۴ آئت ۲۹ میں لکھا ہے۔

"ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا۔" "چاند اپنی روشنی نہ دے گا"

ہمارا دعوےٰ ہے کہ حضرت مسیح کی آمد ثانی سے مراد مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ جن کی بعثت کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی علامات بیان فرمائی ہیں۔ چنانچہ سورج اور چاند کی تاریکی کے متعلق احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔

کہ ان لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ (دار قطنی) کہ ہمارے مہدی کی صداقت کے دو نشان ہیں۔ اور یہ صداقت کے نشان جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے کسی کے لئے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔ رمضان میں چاند گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات کو اور سورج گرہن کے دنوں میں سے درمیانی دن کو گرہن لگے گا۔

ستارے کے نشان کے متعلق احادیث میں آتا ہے۔ عن کعب قال یطلع من المشرق قبل خروج المھدی نجم لہ ذنب یضیئ۔ کہ مہدی کے ظاہر ہونے سے قبل ایک روشن دمدار ستارہ نکلیگا۔

بھونچال کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں تکثر الزلازل یعنے کثرت سے زلزلے آئیں گے۔ (کنز العمال برحاشیہ مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۹) ایسا ہی مری کے متعلق مسلم جلد ۲ صہ۴۷ باب صفت الدجال میں مسیح موعود کے زمانہ میں طاعون پھیلنے کا ذکر ہے۔ انگریزی کی انجیلوں میں مری کی جگہ پلیگ لکھا ہوا ہے اور یہی طاعون ہے۔

غرضکہ وہ علامات جو مسیح علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں۔ وہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قرار دی ہیں۔ مگر مزید تشریح کے ساتھ تو یہ چاروں علامتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے زمانہ میں پوری ہوگئی ہیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالجات سے ظاہر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحفہ گولڑویہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "براہین احمدیہ میں قریباً سولہ برس پہلے بیان کیا گیا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے میری تائید میں خسوف و کسوف کا نشان ظاہر کریگا۔ لیکن جب وہ نشان ظاہر ہوگیا اور حدیث کی کتابوں سے بھی کھل گیا۔ کہ یہ ایک پیشگوئی تھی۔ کہ مہدی کی شہادت کے لئے اس کے ظہور کے وقت رمضان میں خسوف و کسوف ہوگا۔ تو ان مولویوں نے اس نشان کو بھی گاؤخورد کر دیا۔ اور حدیث سے مونہہ پھیر لیا۔" صہ۱۱ و ۱۲

پھر فرماتے ہیں۔ "یاد رہے کہ قرآن شریف میں اس کسوف خسوف کی طرف آیت جمع الشمس والقمر میں اشارہ ہے۔ اور حدیث میں انّا لمھدینا آیتین اور عجیب تر بات یہ کہ براہین احمدیہ میں واقعہ کسوف خسوف سے قریباً پندرہ برس پہلے اس واقعہ کی خبر دی گئی اور یہ بھی بتلایا گیا۔ کہ اس کے ظہور کے وقت ظالم لوگ اس نشان کو قبول نہیں کریں گے۔ اور کہیں گے کہ یہ ہمیشہ ہوا کرتا ہے۔ حالانکہ ایسی صورت جب سے کہ دنیا ہوئی کبھی پیش نہیں آئی کہ کوئی مہدی کا دعوےٰ کرنے والا ہو۔ اور اس کے زمانہ میں کسوف خسوف ایک ہی مہینہ میں یعنے رمضان میں ہو۔" صہ۲۶

پھر تحریر فرماتے ہیں:۔ "براہین احمدیہ میں بطور پیشگوئی وعدہ دیا گیا تھا۔ اور وہ یہ ہے قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مؤمنون قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مسلمون۔ یعنے ان کو کہہ دے میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے۔ کیا تم اس کو قبول کروگے یا نہیں۔ پھر ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اس کو قبول کروگے یا نہیں۔ یاد رہے۔ کہ اگرچہ میری تصدیق کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے بہت گواہیاں ہیں۔ اور ایک سو سے زیادہ وہ پیشگوئی ہے۔ جو پوری ہوچکی۔ جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ مگر اس الہام میں اس پیشگوئی کا ذکر معہ تخصیص کے کیا ہے۔ یعنے مجھے ایک نشان دیا گیا ہے۔ یعنے کسوف و خسوف کا نشان (جو آدم سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا۔ غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے نہ کسی ایسے شخص کی تصدیق کے لئے جس کی ابھی تکذیب نہیں ہوئی۔ اور جس پر یہ شور تکفیر اور تکذیب اور تفسیق نہیں پڑا" (صہ۱۸)

زلازل کے آنے کی خبر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبل از وقت بطور پیشگوئی اللہ تعالےٰ نے بتائی۔ جیسا کہ ان الہامات سے ظاہر ہے

ھل اتاک حدیث الزلزلۃ اذا زلزلت الارض زلزالھا۔ و اخرجت الارض اثقالھا۔ و قال الانسان مالھا۔ یومئذٍ تحدث اخبارھا بان ربک اوحیٰ لھا۔ احسب الناس ان یترکوا۔ وما یاتیھم الا بغتۃً یسئلونک احق ھو۔ قل ای و ربی انہ لحق ولا یرد عن قوم یعرضون۔ الرحیٰ یدور و ینزل القضا۔ لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیھم البینۃ۔

یعنے کیا تجھے آنے والے زلزلہ کی خبر نہیں ملی۔ جب زمین زلزلوں سے سخت ہلائی جائے گی۔ زمین اپنے بوجھوں کو باہر پھینک دے گی۔ اور انسان پکار اٹھے گا۔ کہ اسے کیا ہوگیا۔ اس دن زمین پتے کی باتیں بتائیگی۔ یہ کہ سچ مچ تیرے رب نے اس کے لئے وحی کی۔ کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ ان کو یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا۔ (اور زلزلہ نہیں آئے گا) ضرور آئے گا اور ایسے وقت میں آئے گا۔ کہ وہ غفلت میں ہوں گے۔ ہر ایک اپنے کام میں مشغول ہوگا۔ کہ زلزلہ ان کو یکایک پکڑ لے گا۔ تجھ سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا ایسے زلزلہ کا آنا سچ ہے اور خدا سے برگشتہ ہونے والے کسی مقام سے بچ نہیں سکتے۔ ایک چکی گردش میں آئے گی۔ اور قضا نازل ہوگی جو لوگ اہل کتاب اور مشرکوں میں سے حق سے منکر ہوگئے۔ وہ بجز اس نشان عظیم کے باز آنے والے نہیں۔

(تذکرہ صفحہ ۵۹۱)

"چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار" اس سے پانچ زلزلے مراد ہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں چار زلزلے پہلے ایسے ہونگے جیسے ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ تھا یعنی کانگڑہ اور پانچواں قیامت کا نمونہ ہوگا۔ تذکرہ صفحہ ۵۹۲

طاعون کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

"چار سال ہوئے میں نے ایک پیشگوئی شائع کی تھی۔ کہ پنجاب میں سخت طاعون آنے والی ہے اور میں نے اس ملک میں طاعون کے سیاہ درخت دیکھے ہیں جو ہر ایک شہر اور گاؤں میں لگائے گئے ہیں اگر لوگ توبہ کریں تو یہ مرض دو جاڑہ سے بڑھ نہیں سکتی خدا اس کو رفع کر دے گا مگر بجائے توبہ کے مجھ کو گالیاں دی گئیں اور سخت بدزبانی کے اشتہارات شائع کئے گئے۔ جس کا نتیجہ طاعون کی یہ حالت ہے جواب دیکھ رہے ہو خدا کی وہ پاک وحی۔ جو میرے پر نازل ہوئی اس کی یہ عبارت ہے۔ ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم انہ اویٰ القریۃ یعنی خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے۔ کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کریں جو ان کے دلوں میں ہیں یعنی جب تک وہ خدا اور رسول کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگی اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی ہے کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔ اب دیکھو تین برس سے ثابت ہو رہا ہے یعنی ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی۔ اور دوسری طرف باوجود اس کے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہو رہا ہے مگر قادیان طاعون سے پاک ہے۔" دافع البلاء صفحہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ رؤیا ۶ فروری ۱۸۹۸ء کو دیکھا: "کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔" تذکرہ صفحہ ۳۰۷

قرآن مجید میں بھی مسیح موعود کے زمانہ میں طاعون پھیلنے کا ذکر موجود ہے۔ وہ آیت یہ ہے۔ واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بآیاتنا لا یوقنون (النمل ع ۶) یعنی لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جبکہ مسیح موعود کے ذریعہ اتمام حجت کرنے کے بعد انہیں زمینی کیڑوں کے ذریعہ مبتلائے طاعون کیا جائے گا۔ اور اس بات کی سزا دی جائے گی کہ کیوں وہ ہمارے نشانات پر ایمان نہ لائے۔ تکلمھم کے معنے زخمی کرنے اور کاٹنے کے ہیں جیسا کہ لکھا ہے کلمہ تکلیماً جرحہ (المنجد) یعنی کلّمہ کے معنے ہیں اس نے زخم لگایا۔ بخاری کی ایک حدیث بھی انہی معنوں کی تائید کرتی ہے۔ چنانچہ بخاری جلد ۱ کتاب الوضوء باب ما یقع من النجاسات میں لکھا ہے۔ کل کلم یکلمہ المسلم فی سبیل اللّٰہ یکون یوم القیامۃ کھیئتھا یعنی کسی مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو زخم لگے قیامت کے دن وہ اسی حالت میں ہوگا۔ پس تکلمھم کے معنے اس جگہ زخمی کرنے اور کاٹنے کے ہی ہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ انسان طاعونی کیڑوں سے کاٹے جانے کی وجہ سے ہی مبتلائے مرض ہوتا ہے۔

غرض وہ سب علامات پوری ہو چکی ہیں جو حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی آمد ثانی کے متعلق فرمائیں۔ اور جن کی وضاحت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی۔ اب بھی اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر خدا تعالیٰ کے اس برگزیدہ انسان کو جس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور جس کے سوا اس دعویٰ کا مدعی اور کوئی نہیں اٹھا۔ نہ مانے تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس کے مسلمان ہونے کا دعویٰ محض زبانی ہے۔ اسلام سے اسے کوئی وابستگی نہیں ہے۔

چندہ تحریک جدید کی وصولی میں جو سستی ہے اسے چستی میں بدل دو

تحریک جدید کے مالی مطالبہ کے متعلق وعدہ کرنے والے اصحاب کی رقوم کی وصولی میں اس سال غیر معمولی کمی ہو رہی ہے۔ اور اس وقت تک جو وصولی ہوئی ہے۔ وہ وعدہ کی رقم کے مقابلہ میں -/۵۰ فی صدی ہے۔ حالانکہ وقت کے لحاظ سے کم از کم -/۷۵ فی صدی وصولی ہونی چاہیئے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ معلوم ہوتا ہے عہدہ داران چندہ تحریک جدید کے وعدوں کے متعلق غفلت سے کام لے رہے ہیں اور بعض جماعتوں کے پریذیڈنٹ یا سکرٹری صاحبان جنہوں نے خود چندہ ادا نہیں کیا۔ کام کو پیچھے ڈالتے جا رہے ہیں۔ چونکہ سلسلہ کے کاموں کو کامیاب بنانے کے لئے ہر احمدی ویسا ہی ذمہ دار ہے۔ جیسا کہ پریذیڈنٹ یا سکرٹری اس لئے اگر کسی جماعت کا پریذیڈنٹ یا سکرٹری کام کر کے ثواب نہ لینا چاہے۔ تو جماعت کے دوسرے احباب کا فرض ہے کہ وہ خود بخود چندہ تحریک جدید کی وصولی کا کام کر کے ثواب حاصل کریں۔ کیونکہ جو کام کرتا ہے۔ وہی عہدہ دار ہے۔ اور وہی ثواب کا مستحق ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرماتے ہیں۔

"میں نے دیکھا ہے کہ جس جماعت کا سکرٹری یا پریذیڈنٹ خود چندہ نہ دینا چاہیں۔ وہ کام کو پیچھے کرتے جاتے ہیں۔ حالانکہ جماعت کا ہر فرد اپنے آپ کو سلسلہ کے کاموں کے لئے سکرٹری یا پریذیڈنٹ سمجھے۔ تو اپنے سکرٹری یا پریذیڈنٹ کی سستی کی وجہ سے ثواب سے محروم نہ رہے۔ بلکہ اگر وہ سست ہوں۔ تو ان کی بجائے آپ چندہ کی تحریک شروع کر دیں اور سکرٹری یا پریذیڈنٹ کے کاموں کا بھی ثواب لے لے۔ . . . . . اگر سکرٹری یا پریذیڈنٹ چاہتا ہے کہ ثواب لے تو اس کا فرض ہے کہ دوسروں سے پہلے کام شروع کرے۔ اگر وہ نہیں کرتا۔ اور جماعت کا کوئی فرد لوگوں سے چندہ لینا شروع کر دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی سکرٹری اور وہی پریذیڈنٹ ہے۔"

پس جن جماعتوں کے عہدہ دار چندہ تحریک جدید کی وصولی کا کام نہیں کرتے۔ یا سستی سے کام لے رہے ہیں۔ چاہیئے۔ کہ ان کی جگہ دوسرے احباب وعدہ کرنے والوں کو ان کا وعدہ یاد دلائیں۔ تا وہ اپنے وعدہ کا ایفا کر کے ثواب حاصل کریں۔ پس اول تو پریذیڈنٹ اور سکرٹری کو خود کام کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی سکرٹری اور پریذیڈنٹ کام نہیں کرتا۔ تو دوسروں کو چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مالی تحریک جدید کو کامیاب کرنے میں کوشاں ہوں۔ اور "دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کام ہمیشہ کرنے سے ہوتے ہیں باتیں کرنے سے نہیں ہوتے۔ تحریکیں کتنی ہی اعلیٰ ہوں۔ جب تک کام نہ شروع کیا جائے۔ اور اس میں سرگرمی نہ دکھائی جائے۔ کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ پس اپنے اندر وہ آگ پیدا کرو۔ جو تمہیں انجن بنا دے۔ تم بیل گاڑی نہ بنو۔ جو بیلوں کی محتاج ہوتی ہے بلکہ تم انجن بنو۔ جو دوسروں کو بھی کھینچ کر لے جاتا ہے۔"

جن جماعتوں کے پریذیڈنٹ یا سکرٹری صاحبان سستی سے کام لے رہے ہوں۔ ان جماعتوں کے دوسرے احباب کو چاہیئے کہ کام کریں۔ اور اپنی کارگذاری کی اطلاع دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید میں دیں تا ایسے احباب کی سرگرمی اور عملی کام کی رپورٹ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر کے ان کے لئے دعا کی درخواست کی جائے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔ قادیان)

جماعت مبلغین میں داخلہ کے متعلق اعلان

مبلغین کلاس مدرسہ ثانویہ کے امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ان کا انتخاب یکم اگست بروز ہفتہ ہوگا۔ اس لئے تمام امیدوار مدرسہ احمدیہ کے صحن میں بوقت ساڑھے سات بجے پہنچ جائیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

مسلمانوں میں ہنگامۂ کفر و تکفیر کی گرم بازاری

بجنور کا اخبار مدینہ اپنے ۲۸ر جولائی کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

کتنا عرصہ ہو چکا ہے کہ مسلمانوں کے قلوب میں کفر و تکفیر کا ہنگامہ گرم ہے۔ ہم اسلام کے قرن اول اور عہد سعادت سے جس قدر دُور ہیں۔ اسی قدر ہماری فطرتیں اسلام کے حسن سے نا آشنا ہوتی چلی جارہی ہیں۔ قلوب کی کجی اور دماغوں کی گمراہی کا یہ عالم ہے۔ کہ ہم ہادیٔ اعظم کے اسوۂ جلیل اور عمل جمیل سے کوئی ربط پیدا کرنا نہیں چاہتے ہیں۔ وہاں یہ عالم تھا۔ کہ ایوانِ نبوت کا ہر رکن دعوتِ اسلام تبلیغ دین اور اعلائے حق کو فرض سمجھتا تھا۔ خود ہادیٔ اعظمؐ کی زندگی تفسیر تھی اسلام اور دعوت اسلام کی یہاں یہ حال ہے۔ کہ ہندوستان میں لاکھوں سیدھے سادے معصوم مجبور اور متلاشی حق دعوت حق کی منتظر ہیں۔ اپنے سیاہ خانوں سے چل کر اسلام کی نورانی شمع کے قریب پہونچ گئی ہیں۔ مگر مدرسے خانقاہیں اور علماء و صلحاء جزئیات امور کا کلمہ طیبہ کی جگہ ورد کر رہے ہیں۔ جو چیز ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ اس کے لئے کسی دیندار کا قلم۔ کسی متدین کی زبان کسی کامل الایمان کی روح میں جنبش نہیں پیدا ہوتی۔ مگر جن چیزوں کی اہمیت دوسرے درجہ کی ہے ان کو خدا اور رسول سے بھی پہلے رکھ دیا گیا ہے:۔

ہمارا دل اثر پذیر ہوتا ہے۔ اور آنکھیں چند گرم آنسو بہا کر رہ جاتی ہیں۔ کہ ہم اچھوتوں میں تبلیغ دین اور کلمۃ اللہ کے بلند کرنے کا پیغام دیتے ہیں۔ اور حق کی طرف بلاتے ہیں۔ مگر قلوب صلاحیت عمل سے محروم ہو چکے ہیں۔ ایسے وقت میں جبکہ دعوتِ حق کے لئے مدارس ایک دو ماہ کے لئے بند ہو جاتے۔ علماء امت عظیم و جلیل شہروں کا طواف کرنے کی بجائے اچھوتوں کے دیہی حلقوں میں نکل پڑتے اور خانقاہیں اپنی تصوف و روحانیت کا ایک معیار پیش کرتیں۔ ایک عام خاموشی اور ایک بے محل سرد مہری طاری ہے۔ دلوں میں اگر گرمی موجود ہے تو کفر کے لئے تکفیر کے لئے اور مسلمانوں کو اسلام کے دامن سے منقطع کرنے کے لئے یہ لوگ اپنے دیوبندی ہونے کے مدعی ہیں۔ مگر ان سے اگر یہ کہا جائے کہ بریلی کے علماء نے تمہارے لئے جو زریں و زیبا لباس تیار کیا ہے اس کو پہن لو تو وہ کبھی اس پر تیار نہ ہوں گے۔ مگر خود اسی مشین سے ایک کپڑا تیار کرتے ہیں۔ اور اپنے ہمعصر مختلف الخیال علماء کے سامنے پیش کرتے ہوئے نہیں جھجکتے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض بزرگوں نے اظہار اختیاط کیا ہے۔ اور بعض غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہیں۔ ہم ان کے شکوہ سنج نہیں ہیں۔ البتہ وہ لوگ جو دیوبند کے شجر علم سے خشک ٹہنیوں کی طرح علیحدہ کر کے پھینک دیئے گئے ہیں۔ اور جن کی علمی زندگی کا مقصد پیٹ کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ ان کو علم و احتجاج کی نظر معاف نہیں کر سکتی مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی مدظلہ شیخ الجلیل جامعہ عثمانیہ جو اکابر دیوبند سے ہیں لکھتے ہیں۔

جس جماعت کو دعوت الی الخیر۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر کی خدمت حق تعالیٰ نے سپرد کی تھی۔ اس کو جتلایا گیا تھا۔ کہ ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءھم البینات واولئک لھم عذاب عظیم۔ لیکن واحسرتا تنزیل رب العالمین کے اس قطعی حکم کی تعمیل میں اس جماعت نے ادعاں سے کام لیا۔ اور اختلاف کے ساتھ تفرقہ کے بھی مرتکب ہوئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ کو باہم جدا کرنے کا کام انہوں نے اپنے سر لیا۔ اور بینات سے کنارہ کش ہو کر بعض متشابہ الفاظ کی اتباع میں یہ فتنہ کی حد تک پہونچے۔

مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب ۲۲ نائب امیر شریعت بہار رقم فرماتے ہیں مجھے حیرت ہے کہ جو تحریر کفر و الحاد کے انسداد کے لئے لکھی جائے۔ وہی تحریر بعض علماء کے نزدیک باعث کفر و الحاد ہو جائے۔ اور سب سے زائد مجھے حیرت اس بات پر ہے۔ کہ علمائے دیوبند جو فتوائے تکفیر میں نہایت محتاط ہیں۔ آج سب سے پہلے وہی ایک ایسے شخص کی تکفیر کے لئے اٹھتے ہیں۔ جو قرآن کریم کی صداقت اور اس کے اعجاز کے ثبوت میں بہترین ذخیرہ ہمارے ہاتھوں میں چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہوا۔ جزاہ اللہ عنی وعن جمیع المسلمین:۔

طائفۂ احرار کی تین قلابازیاں

کچھ عرصہ سے احرار لیلائے وزارت کے ولولے سینے بیٹھے تھے۔ کہ مسجد شہید گنج کی شہادت کا سانحۂ دلخراش رونما ہو گیا۔ مجاہدین اسلام جامۂ صبر و شکیب پھاڑ کر مسجد کے حصول کی خاطر میدانِ عمل میں کود پڑے۔ ان کی نگاہیں آخری دموں تک آشنا رہبروں کی فریب وہ صورتوں کی دید کو ترس رہی تھیں۔ لیکن قائدین احرار شہیدوں کو گولیوں کا نشانہ بنتے دیکھتے رہے۔ اور ان کی آنکھیں ذرا بھی پرنم نہ ہوئیں۔ بلکہ مسلمانوں کے تازہ زخموں پر مرہم لگانے کی بجائے اشتہارات میں غازیوں کی شہادت کو مرگِ حرام قرار دیا گیا:۔

سلطان حجاز کے خلاف پروپیگنڈا

اس کے بعد مسلمانوں کے قلوب صحیح احرار سے متنفر ہو گئے۔ احرار کو ہندوستان میں جب ہر طرف نامرادی کا سونہہ دیکھنا پڑا۔ تو کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق "محافظین دین متین" نے ایک معاہدہ کی آڑ میں حکومت اسلامیہ حجاز کے خلاف شور و شغب کا ایک محشر بپا کر دیا۔ جذبات عوام کو بے جا ابھارنے کے لئے ہر سعی ممکن کی۔ لیکن جب کوئی حیلہ کارگر نہ ہوا تو عرب میں ایک وفد بھیجنے کا ڈھونگ رچایا۔ مگر وفد جلالۃ الملک حضرت سلطان ابن سعود کی دانائی و بینائی کے سامنے دم تک نہ مار سکا۔ اور فوراً ہی نمائندگان احرار کو اپنی غلطی کا اعتراف کرنا پڑا۔ اور جناب جب سے عرب سے بے نیل مرام لوٹے ہیں۔ مجلسِ احرار کی زبانِ دراز پر ایسی مہر سکوت ثبت ہو گئی ہے۔ کہ پھر عرب کا نام تک ان کے لبوں سے نہیں نکلا۔ اس طرح یہ حربہ بھی کارگر نہ ہو سکا:۔

مسلم لیگ سے یارانہ

جب ڈوبنے والے کی طرح احرار ہر جانب سے ناامید ہو گئے تو لیگ کے تنکے کا سہارا لیا۔ مرزائی عنصر کے ساتھ رواداری گوارا کرتے ہوئے جناح پارلیمنٹری بورڈ میں شامل ہو گئے اور عروس آزادیٔ کامل کو لات مار کر ستمگراتی معشوقہ پر فریفتہ ہو گئے۔ لیکن اب کے ان کے ڈھول کا پول پوری طرح کھل چکا ہے۔ اس دفعہ وہ پہلے سی ساکھ بندھتی نظر نہیں آتی۔ بساطِ سیاست کے پٹے ہوئے مہروں کی طرح احرار کی ہر ایک پر غلاظت اچھالنے کی ناپاک و سوقیانہ حرکت ہر صحیح قلب و راست دماغ انسان کے دل میں تکدر و حقارت پیدا کرنے کا موجب ہو رہی ہے۔ اتحاد ملت ماشاء اللہ روبہ ترقی ہے۔ اور اس کے اعدا خوار و ذلیل ہو رہے ہیں:۔ (سید مظفر حسین از شکور بستی) (زمیندار ۲۹ر جولائی)

آریہ سماج دینانگر سے مناظرہ

آریہ سماج دینانگر ضلع گورداسپور اور جماعت احمدیہ کے درمیان تناسخ کے موضوع پر مناظرہ قرار پایا ہے۔ شرائط کا تصفیہ ہو چکا ہے۔ مناظرہ ۲ اگست بروز اتوار ٹھیک تین بجے بعد دوپہر شروع ہو گا۔ انشاء اللہ۔ قریب جوار کے احمدی احباب کو اس مناظرہ کے موقعہ پر بکثرت دینانگر پہونچنا چاہیئے۔

ابوالعطاء جالندھری
مہتمم تبلیغ ضلع گورداسپور

خریداران الفضل جن کو وی پی ہونگے

۸ اگست ۱۹۳۶ء کو وی پی ڈاکخانہ میں دیئے جائیں گے

جن خریداران الفضل کی قیمت ۱۵ جولائی ۱۹۳۶ء لغایت ۱۵ اگست ۱۹۳۶ء کسی تاریخ کو ختم ہوتی ہے۔ یا جن کے نام کوئی بقایا ہے۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے اگر ان کی طرف سے بروقت قیمت یا کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی۔ تو ان کے نام ۸ اگست ۳۶ء کا پرچہ وی پی ہوگا۔ جسے وصول نہ کرنے کی صورت میں دفتری قواعد کے ماتحت ان کا پرچہ بند کر دیا جائے گا۔ جو اصحاب درس القرآن کے خریدار ہیں۔ ان کے وی پی میں ۱۳ درس کی قیمت بھی شامل ہوگی۔ احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ نہ صرف خود وی پی وصول کر کے الفضل سے تعلق قائم رکھیں۔ بلکہ اس کے حلقہ کو وسیع کر کے شکریہ کا موقع دیں۔ اس امر کا خاص خیال رکھا جائے۔ کہ رقم یا اطلاع زیادہ سے زیادہ ۷ اگست ۳۶ء تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اس کے بعد آنے والی اطلاع پر عمل نہ کیا جا سکے گا۔

مینیجر

نمبر خریداری — نام

۱۳۶ میاں محمد شریف صاحب
۲۸۶ مولوی سعد اللہ صاحب
۳۶۵ حامد حسین صاحب
۴۷۰ ہدایت اللہ صاحب
۸۷۳ مستری مہر اللہ صاحب
۹۲۷ بابو عبید اللہ صاحب
۱۶۰۶ ڈاکٹر محمد سعید صاحب
۱۶۷۱ عبد الغفار صاحب
۱۶۹۱ غلام رسول صاحب
۱۷۰۹ شیر عالم صاحب
۱۷۲۲ چوہدری عبد المالک صاحب
۱۷۸۸ سید محمد طفیل صاحب
۱۸۳۶ عبد الستار صاحب
۲۱۶۰ ابراہیم صاحب
۲۳۲۹ نصیر احمد صاحب
۲۵۰۸ نظام الدین صاحب
۲۲۰۶ امیر حسن صاحب
۱۶۱ پیر حاجی احمد صاحب
۲۲۶۵ غلام محمد صاحب
۱۱۵۳ بابو عبد الغفور صاحب
۱۴۷۱ جان محمد صاحب
۲۷۸۸ فضل احمد صاحب
۲۷۱۷ مولوی غلام نبی صاحب
۳۲۲۱ چوہدری غلام احمد صاحب
۳۵۱۵ محمد شفیع صاحب
۳۶۸۳ چوہدری نعمت خان صاحب
۳۳۲۷ غلام قادر بخش صاحب
۳۴۷۳ ہدایت اللہ صاحب
۳۴۷۹ عبد المجید صاحب
۳۶۵۳ محمد علی صاحب
۲۵۴۶ سید صادق علی صاحب
۲۷۶۰ میاں احمد الدین صاحب
۲۹۸۵ چوہدری غلام نبی صاحب
۳۵۰۹ چوہدری غلام نبی صاحب
۴۰۰۸ ماسٹر فتح محمد صاحب
۴۰۱۶ فضل الرحمٰن صاحب
۴۰۳۴ جلال الدین صاحب
۴۸۱۶ علی حسن صاحب
۴۸۲۹ محمد حسین خان صاحب
۴۸۶۰ امام بخش صاحب
۴۸۸۵ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب
۴۱۷۴ محمد اقبال حسین صاحب
۴۴۰۵ ملک محمد حنیف صاحب
۴۴۱۸ خانصاحب منشی برکت علی صاحب
۵۳۰۳ عبد العزیز صاحب
۵۳۶۷ محمد اسمٰعیل صاحب
۵۵۰۷ برکت علی صاحب
۵۶۱۴ عبد الحمید صاحب
۵۶۱۳ کرم الٰہی صاحب
۵۲۷۶ عبد الرشید صاحب
۵۸۳۴ ڈاکٹر اعظم علی صاحب
۵۸۳۹ بابو محمد خان صاحب
۶۳۸۲ مرزا غلام حیدر صاحب
۶۳۹۸ سیٹھ ابراہیم صاحب
۶۴۷۲ اے جی ناصر صاحب
۶۷۲۶ حبیب الرحمٰن صاحب
۶۹۱۱ عبد الکریم صاحب
۷۱۸۸ بابو عبد العزیز صاحب
۷۲۱۴ عبد السمیع صاحب
۷۲۵۷ بنت احمد خان صاحب
۶۹۰۳ ایس ایم حلیم صاحب
۷۲۹۶ اقبال محمد صاحب
۷۵۴۶ محمد یعقوب صاحب
۷۵۵۶ ملک حسن محمد صاحب
۷۷۸۷ عطاء اللہ صاحب
۷۲۵۳ محمد خورشید صاحب
۷۷۴۵ سلیم اللہ صاحب
۷۹۲۳ بدیع الزمان صاحب
۷۹۷۶ جمعدار عبد اللہ صاحب
۷۹۲۰ مخدوم محمد افضل صاحب
۸۰۲۰ محمد عبد العزیز صاحب
۷۴۸۸ بابو کرامت اللہ صاحب
۷۴۳۷ چوہدری سردار احمد صاحب
۷۱۹۶ آئی ایم خان صاحب
۷۶۵۵ سکرٹری صاحب
۷۷۵۵ خواجہ عبد الغفار صاحب
۷۹۲۸ سیٹھ سعید احمد صاحب
۷۹۵۲ احمد حسین صاحب
۸۰۴۹ محمد ابراہیم صاحب
۸۰۴۳ محمد کٹی صاحب
۸۳۷۰ عبد الرزاق صاحب
۸۳۸۵ بابو مہر الٰہی صاحب
۸۴۰۷ محمد اعظم صاحب
۸۴۵۸ سید محمد مقصود علی صاحب
۸۵۰۹ محمد اکمل صاحب
۸۱۷۳ سید عباس علی صاحب
۸۲۶۱ مدد علی صاحب
۸۰۷۵ رشید احمد صاحب
۸۳۲۷ میر سعادت علی صاحب
۸۶۰۵ جلال الدین صاحب
۶۵۹۲ محمد خان صاحب
۸۶۴۱ احمد الدین صاحب
۸۶۶۱ راجہ غلام محمد صاحب
۸۷۴۴ ظفر الحق صاحب
۸۷۶۱ سید ظہور احمد شاہ صاحب
۸۸۰۶ سید مشتاق احمد صاحب
۹۱۰۴ مرزا عنایت اللہ صاحب
۹۰۲۰ محمد الدین صاحب
۹۰۸۹ سبحان علی صاحب
۹۱۲۶ محمد شجاعت علی صاحب
۹۱۵۸ سیٹھ خیر الدین صاحب
۸۸۸۱ غلام محمد صاحب
۸۸۸۷ عاشق محمد صاحب
۸۸۹۴ ایم عبد العزیز صاحب
۹۴۴۳ محمد صاحب حکیم
۸۵۰۸ شیخ عبد الحمید صاحب
۸۷۵۵ چوہدری کریم بخش صاحب
۸۸۴۵ عبد الرحیم صاحب
۹۴۱۰ یعقوب برادرس
۹۴۴۵ چوہدری برکت علی صاحب
۹۱۰۸ محمد خورشید صاحب
۹۲۳۷ حاجی بلادل صاحب
۹۳۰۸ خان ملک صاحب
۹۴۲۲ عبد اللہ خان صاحب
۹۲۴۵ ملک فضل کریم صاحب
۹۵۹۸ سید تاج حسین صاحب
۹۶۳۴ ڈاکٹر عبد الحمید صاحب
۹۵۰۵ شیخ محمد حسین صاحب
۹۸۲۷ عبد المالک صاحب
۹۸۹۳ منشی کرم الدین صاحب
۹۸۰۷ محمد اسمٰعیل صاحب
۹۸۷۳ سردار بشیر احمد صاحب
۹۸۵۴ عنایت اللہ صاحب
۹۳۱۰ شیخ احمد صاحب
۹۱۷۰ خادم علی صاحب
۹۲۱۱ غلام محمد صاحب
۹۲۹۶ محمد اسمٰعیل صاحب
۹۳۲۳ شیخ اسمٰعیل صاحب
۹۳۵۱ بابو شکر الٰہی صاحب
۹۴۸۲ خواجہ محمد شریف صاحب
۹۵۰۸ مستری محمد حسین صاحب
۹۵۲۸ ملک نبی محمد صاحب
۹۶۳۴ ڈاکٹر عبد المجید خانصاحب
۹۶۵۵ فضل حق خان صاحب
۹۸۵۶ رشید محمد صاحب
۹۹۰۲ شیخ قمر الدین صاحب
۹۹۳۸ لعل محمد صاحب
۹۹۵۹ مولوی قمر الدین صاحب
۹۹۸۳ میاں کرم رسول صاحب
۹۹۸۵ دانشمند صاحب
۱۰۰۳۷ چوہدری محمد شریف صاحب
۱۰۰۴۲ صدیق احمد صاحب
۱۰۰۷۴ محمد عبد اللہ صاحب
۱۰۰۹۹ چوہدری رشید احمد صاحب
۱۰۱۴۵ چوہدری غلام قادر صاحب
۱۰۱۹۳ ڈاکٹر اے اے بشیری
۱۰۱۰۷ انجانہ ملک محمد شفیع صاحب
۱۰۱۵۳ چوہدری غلام قادر صاحب
۱۰۱۶۴ محمد ذکاء اللہ صاحب
۱۰۱۷۷ پریذیڈنٹ صاحب
۱۰۱۹۰ میاں نعیم احمد صاحب
۱۰۲۰۷ شیخ محمد خورشید صاحب
۱۰۲۵۳ چوہدری جان محمد صاحب
۱۰۲۷۹ بابو محمد شریف صاحب
۱۰۲۸۷ محمد عثمان صاحب
۱۰۲۹۸ ابراہیم صاحب
۱۰۳۳۱ محمد شمس الدین صاحب
۱۰۳۶۶ محمد عارف صاحب
۱۰۳۷۷ چوہدری رحمت اللہ صاحب
۱۰۳۹۲ نذیر الدین صاحب
۱۰۳۹۶ محمد عبد القدوس صاحب
۱۰۳۵۲ غلام مرتضٰی صاحب
۱۰۳۶۴ شیخ محمد صاحب حکیم
۱۰۳۷۰ صالح محمد صاحب
۱۰۳۷۸ ملک فضل حسین صاحب
۱۰۴۶۵ منشی احمد الدین صاحب
۱۰۴۷۳ عبد الرحیم صاحب
۱۰۴۷۹ مولوی محمد محبوب صاحب
۱۰۴۸۱ بشیر احمد صاحب
۱۰۵۰۶ محمد رشید خان صاحب
۱۰۵۱۵ محمد عبد الحفیظ صاحب
۱۰۶۱۴ مرزا غلام قادر صاحب
۱۰۶۴۶ بشیر احمد صاحب
۱۰۶۵۰ غلام محمد صاحب
۱۰۶۵۳ محمد اصغر علی صاحب
۱۰۶۵۶ اہل پردہ صاحب سردار کوٹ
۱۰۷۱۵ منشی عبد الحمید صاحب
۱۰۷۲۰ قاضی محمود الحسن صاحب
۱۰۷۴۵ خواجہ علیم الدین صاحب
۱۰۷۳۱ شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۰۷۳۵ محمد نبی صاحب
۱۰۷۵۸ سکرٹری صاحب
۱۰۷۶۱ مولوی غلام نبی صاحب
۱۰۷۶۴ علی محمد صاحب
۱۰۷۷۸ ولی محمد صاحب
۱۰۷۸۵ سید مہدی حسن صاحب
۱۰۸۲۳ چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۰۸۰۷ منشی دانشمند صاحب
۱۰۸۳۶ علاقہ مجسٹریٹ بٹالہ
۱۰۸۴۲ الف دین صاحب
۱۱۱۶۴ قادر بخش صاحب
۱۰۸۳۱ احمد الدین صاحب
۱۰۸۵۰ عزیز اللہ شاہ صاحب
۱۰۸۶۲ سید ولایت شاہ صاحب
۱۱۱۰۵ قاضی محمد سعد اللہ صاحب
۱۱۱۵۹ سید عزیزہ النساء صاحبہ
۱۱۲۱۶ اللہ بندہ صاحب
۱۱۲۵۸ مولوی محمد عبد الرحیم صاحب
۱۱۲۶۱ چوہدری محمد خورشید احمد صاحب
۱۱۲۶۷ شیخ عبد الرحمٰن صاحب
۱۱۶۲۹ محمد انور صاحب
۱۱۲۷۲ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب
۱۱۲۹۵ محمد اسحٰق صاحب
۱۱۳۰۱ محمد حسین صاحب
۱۱۳۱۳ حکیم محمد صدیق صاحب
۱۱۳۵۰ مرزا محمد افضل حکیم صاحب
۱۱۵۰۴ ملک احمد الدین صاحب
۱۱۵۰۷ محمد سردانی صاحب
۱۱۵۱۲ حاجی علی محمد صاحب
۱۱۵۲۱ عبد الحکیم صاحب
۱۱۵۴۴ مسز الف آر اسلم

رعایت نمایاں رعایت! حیرت انگیز رعایت!!!

اسلام اور احمدیت کا حلقہ تبلیغ وسیع سے وسیع تر بنانے کے لئے بک ڈپو اپنی کتابوں کی قیمتوں میں رعایت پر رعایت کرتا چلا جا رہا ہے۔ تاکہ وہ دوست بھی جو زیادہ قیمت دینے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ان کو خریدیں اور اکناف عالم میں پھیلا دیں۔ اور اس فرض کو پورا کریں جو شرع دین سے ان پر عائد ہے۔ امید ہے کہ اس رعایتی اعلان سے فائدہ اٹھا کر دوست گھر بیٹھے ہی تبلیغ حق کا ثواب حاصل کریں گے:

حقیقۃ الوحی
پہلے پانچ روپے قیمت تھی اب صرف دو روپیہ

احمدیت یعنی حقیقی اسلام اردو
پہلے عہ قیمت تھی۔ اب صرف ۹ آنے

احمدیت اور ٹرو اسلام
پہلے ہے قیمت تھی اب صرف دو روپے

چشمۂ معرفت
پہلے ۵ قیمت تھی اب دو روپے

سوانح احمد انگریزی بلا جلد
پہلے ۸ آنے قیمت تھی اب ۳ آنے

سیرت مسیح موعودؑ انگریزی مجلد
پہلے ایک روپیہ قیمت تھی اب ۸ آنے

تحفہ پرنس قسم دوم بلا جلد
پہلے ۱۲ آنے قیمت تھی اب ۵ آنے

تفسیر پارہ اول مجلد نہایت اعلیٰ
پہلے عنا قیمت تھی اب ایک روپیہ

دعوۃ الامیر فارسی
پہلے پانچ روپے قیمت تھی اب ایک روپیہ

دعوۃ الامیر اردو
پہلے عہ قیمت تھی اب صرف ۹ آنے

آئینہ کمالات اسلام
پہلے ہے قیمت تھی اب دو روپے ۱۲

احمدیہ موومنٹ مجلد
پہلے عہ قیمت تھی اب ۸ آنے

سوانح احمد انگریزی مجلد قسم اول
پہلے دو روپے قیمت تھی اب ۱۲ آنے

تحفہ پرنس قسم اول مجلد
پہلے دو روپے قیمت تھی اب ایک روپیہ

تفسیر پارہ اول انگریزی
پہلے دو روپے قیمت تھی اب ۸ آنے

اسلام اور دیگر مذاہب انگریزی
پہلے ۶ آنے قیمت تھی اب ۲ آنے

تبلیغی سیٹ انگریزی۔ تبلیغی سیٹ فارسی۔ تبلیغی سیٹ اردو
پہلے ۸ا روپیہ قیمت تھی اب صرف ۵ روپیہ ÷ پہلے چھ روپیہ قیمت تھی اب صرف ہر ÷ پہلے ۱۰ روپیہ قیمت تھی اب ۲ر

نوٹ:۔ علاوہ ازیں سلسلہ احمدیہ کے متعلق ہر قسم کی کتابیں ہمارے ہاں موجود ہیں۔ خواہشمند احباب منگوا سکتے ہیں۔ فہرست کتب مفت منگوا لیجئے:

خاکسار:۔ **ملک فضل حسین منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۷ جولائی۔ ہندوستان اور انگلستان کی کرکٹ ٹیموں کے درمیان جو دوسرا ٹیسٹ میچ ہو رہا ہے۔ اس کی پہلی اننگز میں ہندوستانیوں کے ۲۰۳ سکور کی خبر قبل ازیں شائع ہو چکی ہے۔ تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ انگلستان نے آٹھ وکٹوں پر ۵۷۱ رنز بنا لئے اور باقی وکٹیں چھوڑ دیں۔ اس کے بعد آخری اطلاع تک ہندوستانی ٹیم ۱۹۰ رنز کر چکی ہے اور ابھی تک کوئی آؤٹ نہیں ہوا۔ مرچنٹ اور مشتاق علی کھیل رہے ہیں۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ تل سانا گوس میں وفادار اور باغی فوج کے درمیان فیصلہ کن جنگ شروع ہوئی۔ وفادار فوج نے اسی میل کے فاصلے پر اپنا ہوائی اڈہ قائم کر لیا ہے۔ جہاں وہ مسلسل بمباری کر رہی ہے برطانیہ اور امریکہ کے جنگی جہاز غیر ملکی باشندوں کو ملک سے باہر لانے کی خدمت بجا لا رہے ہیں

پیرس ۲۷ جولائی۔ ہسپانوی حکومت کے ایک طیارہ میں ایک لاکھ چالیس ہزار پونڈ کا سونا اسلحہ خریدنے کی غرض سے پیرس لایا گیا۔ لیکن حکومت فرانس نے ہسپانوی حکومت کے پاس اسلحہ فروخت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کیونکہ ہسپانیہ کی وفادار فوج کے ہاتھوں اسلحہ کی فروخت اٹلی اور جرمنی کو اس بات کی دعوت دے سکتی ہے کہ وہ باغیوں کی مدد کریں اور اس طرح ایک خطرناک بین الاقوامی صورت حالات پیدا ہو جائے۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ سرکاری طور پر دعویٰ کیا گیا ہے کہ وفادار فوج کے ہاتھوں باغی جرنیل مولا شکست کھانے کے بعد سگوویا کی طرف پسپا ہو گیا۔ جو ممکن ہے ایک اہم میدان کارزار بن جائے۔ کیونکہ تین وفادار دستے مختلف اطراف سے اس طرف بڑھ رہے ہیں۔

امرتسر ۲۷ جولائی۔ آج مسٹر اے۔ آر فلیچر صاحب مجسٹریٹ کی عدالت میں چھ احراریوں بہاؤ الحق قاسمی عبدالحمید بٹ۔ بشیر احمد۔ نواب احمد۔ احمد دین اور عبداللہ کو پیش کیا گیا ان کے خلاف زیر دفعات ۱۴۸ / ۲۹۷ تعزیرات ہند فساد برپا کرنے اور قبرستان میں مداخلت بے جا کرنے کا الزام عاید کیا گیا ہے

بریلی ۲۷ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پوری سے ۹ میل کے فاصلہ پر ایک ڈاک کے تھیلہ کو جس میں دو ہزار سے زائد روپیہ کے بیمہ شدہ خطوط تھے۔ ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ پولیس مصروف تفتیش ہے

حیدر آباد ۲۷ جولائی۔ حیدر آباد لیجسلیٹو کونسل میں ہندو بیوگان کی شادی کا قانون پاس ہو گیا ہے۔

بمبئی ۲۷ جولائی۔ اطلاع مظہر ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس کے سلسلہ میں جو ۲۲، ۲۳ اگست کو یہاں منعقد ہوگا کانگرسی لیڈر یہاں جمع ہونے شروع ہو گئے ہیں

برلن ۲۷ جولائی۔ برلن پولیس نے ایک زبردست سازش کا انکشاف کیا ہے۔ نازی پولیس نے اس سلسلہ میں ۲۰۰ آدمیوں کو گرفتار کیا ہے۔ ان کے خلاف جرمنی میں شہنشاہیت قائم کرنے کی کوشش کا الزام لگایا گیا ہے۔

بیت المقدس ۲۷ جولائی۔ جودہ کی پہاڑیوں میں عربوں نے تل ابیب کو جانے والی موٹر کاروں پر حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں انگریزی فوج سے ان کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ اس جنگ میں ۱۲ عرب ہلاک ہوئے۔ لڑائی نوے منٹ تک جاری رہی۔

میڈرڈ ۲۷ جولائی۔ دس روز کی جنگ کے بعد باغی افواج ابھی تک ملاگا میں مصروف عمل ہیں اور معلوم ہوا ہے کہ سان سبیسٹین کو فتح کرنے کے لئے دوبارہ کوشش کر رہی ہیں بشمال میں وہ میڈرڈ پر قبضہ کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ اور سوشلسٹ فوج نے جو دارالسلطنت سے بھیجی گئی تھی۔ ان کو پہاڑی دروں میں واپس دھکیل دیا ہے۔

شملہ ۲۷ جولائی۔ بیکاری کے ازالہ کے لئے حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ فوراً صیغہ بے روزگاری قائم کیا جائے ڈائرکٹر صیغہ صنعت و حرفت اعداد و شمار فراہم کریں گے۔ اور بیکاروں کے نام رجسٹرڈ کر حکومت کے صیغوں اور پرائیویٹ ملازم رکھنے والوں کو ان کے پتوں سے مطلع کریں گے۔

کلکتہ ۲۷ جولائی۔ مشہور تیراک مسٹر پی کے گھوش نے کارنواس سکوئر کے تالاب میں ۱۷ گھنٹے ۸ منٹ تیرکر تیرنے کا نیا ریکارڈ قائم کر دیا۔ رابن چیٹر جی نے لاہور میں ۶۳ گھنٹے تیرنے کا ریکارڈ قائم کیا تھا۔

لکھنؤ ۲۷ جولائی۔ ضلع گورکھپور کے اندرونی علاقہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ سیلاب سے ۲۵۴ گاؤں بہ گئے ہیں اور متعدد اشخاص اور مویشی ہلاک ہو گئے ہیں

بریلی ۲۷ جولائی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ خان عبدالغفار خان جنہیں کچھ عرصہ ہوا۔ المورہ جیل میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ ۱۵ اگست کو رہا کر دئے جائیں گے۔

شملہ ۲۷ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ چونکہ معاہدہ اوٹاوہ کی میعاد ۳۰ نومبر کو ختم ہونے والی ہے۔ اور اس وقت تک نئے معاہدہ کا انعقاد ناممکن ہے۔ اس لئے اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں اسمبلی میں ایک بل پیش کیا جائیگا جس کے ذریعہ انگلستان اور ہندوستان کی موجودہ تجارتی گفت و شنید کے نتیجہ تک معاہدہ اوٹاوہ کی میعاد میں توسیع کی جا سکے۔

شملہ ۲۷ جولائی۔ شملہ میں افواہ گرم ہے۔ کہ وزیر ہند نے حکومت ہند کی اس تجویز سے اتفاق کر لیا ہے۔ کہ سرکاری ملازمین کو ۵۵ سال کی عمر کی بجائے ۵۰ سال کی عمر میں ریٹائر کر دیا جائے۔ اس طریقہ سے امید کی جاتی ہے کہ بیکاری میں ایک حد تک تخفیف ہو جائے گی۔

بمبئی ۲۷ جولائی۔ آج بمبئی کی ریشمی کپڑے کی مارکیٹ میں آتشزدگی کی واردات رونما ہو گئی۔ فائر بریگیڈ کے بارہ انجن ایک گھنٹہ کی متواتر کوششوں کے بعد آگ پر قابو پانے میں کامیاب ہوئے۔

لاہور ۲۷ جولائی۔ آج سنٹرل جیل میں سخت سنسنی پھیل گئی۔ جب حکام کو علم ہوا کہ حبس دوام کا ایک قیدی جیل سے غائب ہو گیا۔ قیدی کو تمام جیل اور گرد و نواح میں تلاش کیا گیا۔ لیکن وہ نہ ملا۔ پولیس ملزم کی تلاش میں سرگرمی سے مصروف ہے۔ تاحال اس کی گرفتاری کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

گوہاٹی ۲۷ جولائی۔ چند دنوں سے گوہاٹی میں لگاتار بارش ہوتی رہی ہے۔ جس کی وجہ سے دریائے برہم پتر میں طغیانی آگئی ہے۔ دریائے بھوگدوئی میں بھی سیلاب آگیا ہے۔ اور متعدد گاؤں زیر آب ہو چکے ہیں

بہرام پور ۲۷ جولائی۔ ایک مقامی دیوانی عدالت میں دس پیادوں کی اسامیوں کے پُر کرنے کے لئے متعلقہ افسروں نے اشتہار دیا تھا۔ جس کے جواب میں سینکڑوں نوجوانوں نے جن میں گریجوایٹ۔ انڈر گریجوایٹ اور میٹرکولیٹ بھی شامل ہیں درخواستیں بھیجیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان اسامیوں کے لئے ایسے افراد کو منتخب کیا ہے۔ جو میٹرک پاس بھی نہ تھے۔ البتہ لکھائی میں ان کا خط اچھا تھا۔

کلکتہ ۲۷ جولائی۔ کلکتہ کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں

لنڈن ایک روپیہ = ۱ شلنگ $6\frac{3}{32}$ پنس

پیرس ۱۰۰ روپیہ = ۵۶۸ فرینک۔ نیویارک ۱۰۰ ڈالر = $264\frac{1}{4}$ روپے۔ جاپان ۱۰۰ ین = $77\frac{3}{8}$ روپے۔ جرمنی ۱۰۰ ریچ $92\frac{1}{4}$ مارکس۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ آج لارڈ ولنگٹن کی ہمشیرہ لیڈی میری ہوپ کی شادی لارڈ ہربرٹ کے ساتھ ویسٹ منسٹر گرجا میں ہوئی شادی کے تحائف میں شاہی خاندان کے تمام ارکان کے تحائف تھے ان میں ملکہ میری کا تحفہ بھی شامل ہے۔

ومی رج ۲۷ جولائی۔ ملک معظم نے بادشاہ کی حیثیت میں فرانس کی سرزمین پر پہلی دفعہ قدم رکھا۔ جب کہ آپ آج کینیڈین یادگار جنگ کی نقاب کشائی کرنے کے لئے ومی رج گئے۔ ملک معظم نے افتتاحی تقریر کا ایک حصہ فرانسیسی زبان میں بیان کیا۔ اور پھر انگریزی میں تقریر شروع کر دی

حیدر آباد (دکن) ۲۷ جولائی ہوئی محل ٹاکیز میں آتشزدگی کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے جو کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ اس نے اپنی رپورٹ شائع کر دی ہے۔ رپورٹ میں سینما کے خراب انتظام اور پولیس افسروں کے تساہل کو مورد الزام قرار دیا گیا ہے اور اس میں سینماؤں پر نگرانی کرنے کے متعلق قانون پاس کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی